bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

۴۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سراج الملت والدین مولانا الحاج علامہ حافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کا تہم

علی پوری

انجمن خدام الصوفیہ کا

دینی و مذہبی، شریعت و طریقت کا علمبردار صوفیائے کرام کی جان اور علمائے امت کا

مرغوب قلب رسالہ

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور
پاکستان

★ مدیر مسئول
غلام رسول گوہر

★ مدیر معاون
مولانا عبدالعزیز مرتضائی

★ نگران اعلیٰ
سید اختر حسین علی پوری

زر سالانہ	جلد	فروری سنہ ۱۹۶۱ء شعبان سنہ ۱۳۸۰ھ	شمارہ ۶	فی کاپی
۵ روپیہ	۱			اٹھ آنہ (۵۰ پچاس پیسے)

مقام اشاعت: قصور گوٹ عثمان خاں

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بعنایت

زبدۃ العارفین عالیجناب شمس الملت مولانا الحاج حافظ سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم علی پوری

ترتیب

حال و قال	صفحہ ۳	ایڈیٹر	
نعت	۷	حافظ مظہر الدین صاحب	
انوار القرآن	۸	ایڈیٹر	
کعبے کا کعبہ (نعت)	۱۰	صوفی نور محمد	
دربار حبیب میں التجا	۱۱	خانزادہ سمیع نوشہروی	
صغائر و کبائر	۱۲	سراج الملت سید محمد حسین صاحب	
قطعہ تہنیت	۱۷	راشد صاحب	
ضرورت اخلاص	۱۵	محمد زکریا بی اے	
مناقب فاروق اعظم رضؓ	۱۶		
نقوش مبین	۱۷	کلیم حیدر آبادی	
نعت شریف	۴۵	شمس سیالکوٹی	
اطلاعات	۴۶	ادارہ	
دعا بدرگاہ ایزدی	صفحہ ۲۶	ممتاز علیخاں جمالی	
امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضؓ کے مناقب	۲۵	مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب	
فوائد عظیمہ	۳۰	ادارہ	
رباعیات	۳۲	مولانا حامد حسن قادری	
انوار الحدیث	۳۳	ایڈیٹر	
مکتوب امام ربانی رضؓ	۳۵	مولانا عبد العزیز مرتضائی	
حکمت صوم	۳۷	مولانا حامد حسن قادری	
استفتاء	۳۸	مولانا عبد العزیز، لاہوری	
سوال و جواب	۴۱	ایڈیٹر	
خطوط اور جواب	۴۲	〃	
جمعہ کے دن احتیاط الظہر	۴۳	مولانا عبد العزیز، لاہور	

بظل حمایت زبدۃ العارفین عارف نوجوان مولانا الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی علی پوری

(غلام رسول کوثر اینڈ برادرز۔ پبلشرز نے لاہور آرٹ پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر انوار القرآن شاہ عالم سے شائع کیا)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

حال و قال

مدیر مسئول

اخباری اقتباسات

پیر صاحب دیول شریف کا اسلامی علمی خدمت کا اعلان

لاہور ۱۹۔ جنوری۔ پیر صاحب دیول شریف نے آج یہاں بتایا ہے کہ راولپنڈی کے قریب مجوزہ اسلامی یونیورسٹی میں ایک ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھی قائم کیا جائیگا۔ جو اسلامی تعلیمات کے متعلق اعلیٰ پیمانے پر علمی تحقیق کریگی۔

پیر صاحب کی توجہ بعض علماء نے اس طرف مبذول کرائی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر مستند کتابیں مرتب کی جائیں۔ آپ نے فرمایا یہ کام مجوزہ یونیورسٹی کے شعبہ تحقیق کا ہے۔ وہ اس کو بخوبی سرانجام دے گا۔ پیر صاحب نے فرمایا احادیث کے سلسلہ میں ایک معیار قائم کرنا بہت ضروری ہے جس کے مطابق سیرت طیبہ پر مستند کتاب کی ترتیب کے موقع پر روایات کو قبول یا نظر انداز کیا جائے۔

پیر صاحب نے فرمایا کہ وہ قرآن پاک کی ایک تفسیر مرتب کر رہے ہیں۔ اس تفسیر کا انگریزی ترجمہ کرنے کی ذمہ داری پاکستان کے ہائی کمشنر نے لے لی ہے۔

اور آپ کے ایک وکیل مرید نے قبول کرنے پر اظہار فرمانبرداری کیا ہے

(احسان ۲۰۔ جنوری)

عازمین حج کیلئے راشن کا انتظام

راولپنڈی ۱۹ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ حکومت نے عازمین حج کے لئے حجاز مقدس میں راشن سپلائی کرنے کا انتظام کیا ہے لیکن اس راشن کی قیمت نہیں حاجیوں سے وصول کی جائیگی جو یہ راشن حاصل کریں گے حاصل کرنا حاجیوں کی اپنی مرضی پر موقوف ہے۔

(احسان ۲۰۔ جنوری)

موت العالم موت العالم

آج اخبار میں یہ خبر وحشت اثر پڑھ کر دل پر گویا غم کی ایک بجلی گری کہ ۱۱ جنوری کو پاکستان کے مشہور جید عالم دین حضرت مولانا الحاج ابوالحسنات قادری خطیب جامع مسجد وزیر خاں سہ پہر کو انتقال فرما گئے۔ اور رات کے پونے گیارہ بجے آپکو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے احاطہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے جنازہ پر چار ہزار سے زائد افراد نے جن میں شہر بھر کے علماء و صلحاء اور آپکے تلامذہ اور مریدین بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور آپکی تربت کو انوار رحمت سے منور و معمور کرے۔ مرحوم اہل سنت و جماعت کے بلند پایہ عالم تھے بڑا روشن اور سلجھا ہوا دماغ پایا تھا۔ متعدد کتب دین کے مصنف تھے شعر و ادب میں بھی آپکو دخل تھا حضرت مولانا قبلہ دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اور

(باقی صفحہ پر)

زر مبادلہ کا اعلان

راولپنڈی ۱۹۔ جنوری۔ حکومت نے آج عازمین حج کے لئے زر مبادلہ کے کوٹے کی تفصیلات کا اعلان کر دیا اس مرتبہ حکومت نے زیادہ سے زیادہ افراد کو سفر حج کا موقعہ دینے کے لئے زر مبادلہ کے کوٹے کی زیادہ سے زیادہ رقم میں ایک سو روپے کی کمی کر دی ہے۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

البتہ ہر درجہ کے مسافروں کے لئے کم سے کم کوٹہ بدستور سات سو روپیہ ہوگا۔ ۱۴ سال سے کم عمر کے لڑکوں اور ۱۰ سال سے کم عمر کی لڑکیوں کو اس سال حج پر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ حاجیوں کو درخواست منظور ہونے کے بعد زرِ مبادلہ کا کاروبار کرنے والے بنکوں میں واپسی کا کرایہ سعودی عرب کے واجبات اور زرِ مبادلہ کے برابر پاکستانی سکے پیشگی جمع کرانے ہوں گے۔ مختلف درجوں کے مسافروں کے لئے زرِ مبادلہ کے کوٹے کی تفصیلات یہ ہیں :-

دخانی جہاز میں درجہ اول کیلئے زیادہ سے زیادہ ۱۷۰۰ سو روپیہ فی کس

" " " دوم " " ۱۵۰۰ " " "

عرشہ " " " ۱۰۰۰ " " "

بذریعہ ہوائی جہاز " " ۱۶۰۰ " " "

حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۴ سال تک عمر کے لڑکوں اور ۱۰ سال تک عمر کی لڑکیوں کو زرِ مبادلہ نہیں دیا جائیگا اس سے زیادہ عمر کے افراد اگر جہاز میں سفر کریں تو انہیں زرِ مبادلہ کا پورا کوٹہ دیا جائیگا ہوائی جہاز میں سفر کے لئے ۱۴ سال سے زائد عمر کے لڑکوں اور ۱۲ سال سے زائد عمر کی لڑکیوں کو زرِ مبادلہ کا پورا کوٹہ دیا جائیگا۔

(احسان ۲۰ جنوری)

محکمہ اوقاف،

محکمہ اوقاف نے مزار حضرت بابا فرید گنج شکر کی تمام وقف جائداد اپنی تحویل میں لے لی ہے۔ وقف املاک میں ایک مسجد قبرستان، ٹیوب ویل پانی کا تالاب ۳۹ حجرے لنگر خانہ اور ہزاروں ایکڑ اراضی شامل ہے۔ بینک میں جمع شدہ ۶۲ ہزار روپے کی رقم بھی سرکاری تحویل میں لے لی گئی ہے۔

لاہور ۱۸ جنوری ناظم اعلیٰ اوقاف مغربی پاکستان نے قانون املاک مغربی پاکستان بابت ۱۹۵۱ء کے تحت ایک حکم کے ذریعے مزار حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر پاکپتن شریف ضلع منٹگمری سے ملحقہ وقف املاک کا نظم و نسق انتظام اور نگرانی اپنی تحویل میں لے لی ہے۔ مزار میں رکھے ہوئے صندوق کی آمدنی و تبرکات جس میں نعلین بابا گنج شکر کے گلے میں پڑا ہوا پتھر اور بہشتی دروازہ کی چابی بھی اپنی تحویل میں لے لی ہے ناظم اعلیٰ نے منٹگمری کی وقف جائدادوں کے اسسٹنٹ منیجر کو ان جائیدادوں کا منیجر مقرر کیا ہے۔ (احسان ۱۹ جنوری)

گوجرانوالہ میں آتشبازی کا حادثہ

گوجرانوالہ ۱۵ جنوری۔ شب معراج کو آتشبازی کے خوفناک دھماکے سے آٹھ افراد بری طرح زخمی ہو گئے ان میں سے ایک نوجوان محمد نصیر جماعت اسلامیہ ہائی سکول میں نویں جماعت کا طالب علم تھا زخموں کی تاب نہ لاکر دنیا سے رخصت ہو گیا اور اس کی تین سالہ بھتیجی طاہرہ جبیں بھی فوت ہو گئی ہے۔ آج نور محلہ میں مرحوم کے مکان میں شانہ بشانہ دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں عورتوں کی آہ و بکا سے قیامت برپا تھی۔ مقامی سول ہسپتال نے زخمیوں کی حالت خطرناک بیان کی ہے۔ آتش بازی سے نوجوان محمد سلیم کا سارا بدن جھلس گیا ہے اور ٹانگ کاٹ دی گئی ہے

بقیہ موت العالِم موت العالَم

۱۹۲۶ء سے لاہور کی مشہور مسجد وزیر خاں کی خطابت کے فرائض سرانجام دیتے چلے آ رہے تھے۔ خطابت و تقریر کی جملہ صلاحیتیں آپ میں موجود تھیں۔ دین کے ایسے ستاروں کا غروب ہو جانا کوئی کم سانحہ نہیں ہے جن کی روشنی سے دنیا فیض حاصل کر رہی تھی۔

اللہ تعالےٰ مرحوم کے برادرِ اصغر حضرت مولانا مفتی اعظم علامہ سید احمد صاحب ناظم اعلیٰ حزب الاحناف کو اور آپ کے صاحبزادگان و دیگر متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور انوار الصوفیہ کا ادارہ مولانا مرحوم کے متعلقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تین سالہ طاہرہ جبین کی ایک بہن اور ایک بھائی نازک حالت میں پڑے ہیں ۱۸ سالہ محمد سعید کی آنکھیں جھلس گئی ہیں اور تمام چہرہ بُری طرح مسخ ہو گیا ہے۔ (دوسرے دن کی اطلاع ہے کہ اس بیچارے کی دونوں آنکھیں دیکھنے سے محروم ہو گئی ہیں) بارہ سالہ شہزاد احمد کا چہرہ جھلس گیا ہے۔ (دوسرے روز کی خبر ہے کہ بیچارہ عالم فانی سے رخصت ہو گیا ہے۔ اخبار میں اس کا فوٹو بھی تھا، بڑا خوبصورت بچہ تھا) ۵ سالہ طارق پرویز کی ٹانگیں اور سر سخت زخمی ہوا ہے سات سالہ بچہ حبیب الرحمٰن آتش بازی سے بُری طرح زخمی ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی اطلاع کے مطابق زخمی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ متوفی محمد نصیر کا ۹ سالہ بھانجہ حبیب عرف ننھا کا داہنا کان دھماکے سے اڑ گیا ہے۔ اور اس کے دماغ میں بھی دھنس گئی ہے۔ (احسان ۱۶ جنوری)

مسلمانو! ہوش کرو اور خدا کے انتقام سے ڈرو، آتش بازی، بٹیر بازی، کبوتر بازی، اسی طرح کئی بازیاں ہیں ان میں سے شاید ہی کوئی بازی ایسی ہو جو اچھے اور نیک اثرات اور نتائج پر منتج ہو، ورنہ یہ تمام بازیاں قوم اور معاشرے کے واسطے سخت خطرناک اور تباہ کن ہیں۔ بالخصوص آتش بازی ہر سال ہمارے واسطے غیر معمولی جانی اور مالی نقصان کا باعث ہوتی ہے جن ماؤں کے گودی کے پالے ہوئے لال اس حادثہ کے شکار ہو گئے ہیں اگر تمہیں اس کے بُرے نتائج کا احساس نہیں ہے تو ان سے جا کر دریافت کرو، ان کو تو اب چولھے کی آگ سے بھی نفرت ہو گئی ہے۔ مسلمانوں نے مبارک اور نیک تہوار پر جب آتش بازی کا کھیل اور دھندا شروع کر دیا اور دین اسلام کی دیواروں کو ہلانا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب اور اس کے انتقام نے اس کے دبالی کو انہیں پر ڈال دیا اور ان کی دنیا کی لذتوں اور دلچسپیوں اور مسرتوں اور شادمانیوں کو نقصان پہنچایا۔ اس آتشبازی سے مکان، خاندان، مال اور اولاد تباہی و بربادی کے سمندر میں غرق ہو جاتی ہے ساری عمر کا رونا پڑ جاتا ہے، کیا یہ اللہ تعالیٰ کا انتقام نہیں ہے شب برات یا شب معراج مبارک راتیں ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ ان مبارک راتوں کو عبادت میں گزار دیتے تھے۔ اور ہم لوگ دین سے غافل ہو کر آتش بازی اور لہو و لعب میں گزار دیتے ہیں۔ رب العالمین سے کتنی بغاوت اور سرکشی ہے۔ یہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمۃ اللعالمینی کا صدقہ ہے، ورنہ ہمارا حال سابقہ ہلاک ہونے والی اقوام سے بہتر نہیں ہے۔

شعبان، شب برات، اسوۂ حسنہ

قاموس میں ہے کہ شعبان ایک مشہور مہینہ ہے، اس کی جمع شعبانات اور شعابین ہے جو تشعب سے جس کے معنی التشتت کی طرح تفرق کے ہیں مشتق ہے۔ حدیث میں ہے کہ اس کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں روزہ دار کے واسطے خیر کثیر ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ، شعبان، رجب اور رمضان کے درمیان ایک مہینہ ہے۔ جس کی برکات سے، لوگ غافل ہیں۔ یعنی حصول برکات سے جو اس ماہ میں رکھے گئے ہیں، سے غافل لہو و لعب اور بیہودہ قسم کے فعلوں اور کھیلوں اور واہیات رسومات میں مبتلا ہو کر بے نصیب اور محروم رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا شعبان میں لوگوں کے اعمال کو پیش کیا جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں اس وقت روزے سے ہوں۔

اے مسلمان ہوش کر تیرا پیغمبر کیسا فرماتا ہے، سوچ اور ان کے طریق اور سنت پر گامزن ہو، اپنے وقت کی قدر کر اس قیمتی گوہر کو ضائع نہ کر، یہ نیک دن اور نیک راتیں، اس لئے نہیں آتی ہیں کہ تو دل کھول کر اپنے نفسانی اور شیطانی تقاضوں کو پورا کرے۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رجب کا چاند دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے :۔

"اے اللہ ہم کو رجب اور شعبان میں برکت دے اور ہم کو رمضان میں پہنچا دے"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے سوا کسی ماہ کے سارے روزے اور شعبان سے زیادہ کسی ماہ کے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ یعنی اگرچہ ہر ماہ میں چند یوم کے روزے رکھتے تھے لیکن شعبان کے روزے آپ دوسرے مہینوں کی نسبت سے زیادہ رکھتے تھے۔

شب برأت :۔ شعبان کی پندرھویں رات کو شب برأت کہتے ہیں، یہ رات بڑی فضیلت والی ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ جہنم سے گنہگاروں کو بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر بری کرتے ہیں۔ اس واسطے اس کو برأت کی رات کہتے ہیں۔ بنی کلب عرب میں ایک قبیلہ ہے جس کی بھیڑ بکریاں بہت تھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آئندہ سال میں جو کچھ ہوگا اس کا حساب اس رات کیا جاتا ہے۔ اس رات میں جو پیدا ہونگے ان کے نام اور جو مریں گے ان کے نام اور جو حج یا عمرا کریں گے ان کے نام لکھے جاتے ہیں۔ اس شب کے بعد کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کر رہے ہوتے ہیں یا کوئی عمارت یا بلڈنگ بنوانے میں مصروف ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہے۔ آپ نے فرمایا :

"اس رات نہیں مانگتا مسلمان کسی چیز کو مگر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز بشرطیکہ وہ ظلم نہ ہو۔ کھلم کھلا گناہ کرنے والا نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر ملائکہ ہوتے ہیں جو مسلمانوں کے واسطے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ پس ہر مسلمان کی مغفرت ہوتی ہے مگر وہ کہ کبیرہ پر اصرار کرنے والا نہ ہو۔

آتشبازی کا ارتکاب بھی کبائر سے ہے اس کے علاوہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا، سود کھانا قرابت داروں سے اچھا سلوک نہ کرنا، رشوت لینا، زنا کرنا، شراب پینا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، جہاد کرنا، دھوکا فریب کرنا، جہاد سے منہ موڑنا، اللہ کے کسی بھی فرض کو ترک کرنا۔ محرمات ممنوعات سے کسی بھی چیز کا ارتکاب کرنا صغیرہ پر اصرار کرنا بھی کبائر سے گنا گیا ہے۔ سلف صالحین [illegible] میں، سو رکعت نماز پڑھتے تھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھتے تھے حسن نے کہا مجھ سے تینتیس اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ جو شخص یہ نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر بار نظر کرے گا۔ اور ہر نظر کے ساتھ اس کی ستر حاجتیں پوری کریگا۔

بھارت کے خریدار

مندرجہ ذیل پتہ پر

چندہ جمع کرائیں

مولانا حاجی صوفی محمد طاہر صاحب

محلہ تمباکو والا۔

مراد آباد

مولانا موصوف کی طرف سے دفتر میں اطلاع وصول ہوتے ہی یا ڈاک کی رسید پہنچتے ہی رسالہ جاری کر دیا جائیگا (ایڈیٹر)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نعت

حافظ مظہر الدین صاحب راولپنڈی

•

دو جہاں فدا ترے نام پر ہے سکوں فزا ترا نام بھی
تری ذات پر ہو درود بھی تری ذات پر ہو سلام بھی

مجھے اپنی تابشیں کر عطا! تو ہے میرا ماہِ تمام بھی
ہے لٹی لٹی مری صبح بھی ہے بجھی بجھی مری شام بھی

ہیں وہی فروغِ رخِ حرم، ہے انہی کی ضو عرب و عجم،
وہ عرب کے بدرِ منیر بھی ہیں، عجم کے ماہِ تمام بھی

جہاں درد حد سے گذر گیا، تری یاد وجہِ سکوں ہوئی
یہ کھلا کہ جانِ عزیز سے ہے قریب تیرا مقام بھی

ترا راز کیا کوئی پا سکے، ترا جلوہ کیا نظر آ سکے
کہ حریمِ ناز کی خلوتوں میں ہے تجھ کو اذنِ خرام بھی

جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں حسن بھی ہے نیاز میں
اسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

قسط سادس

ترجمہ تفسیر خازن

غلام رسول گوہر،
ایڈیٹر

انوار القرآن

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝

ترجمہ: انہی لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی، پس ان کی تجارت نفع مند نہ ہوئی، اور یہ ہدایت پانے والے نہیں ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ کو جلایا۔ پس جب اس نے اپنے گرد و اگرد کو روشن کیا تو اللہ اس کے نور کو لے گیا۔ اور ان کو کئی اندھیریوں میں یوں چھوڑ دیا کہ ان کو کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا اور وہ بہرے گونگے اندھے ہیں پس وہ دیکھتے نہیں

تفسیر

یہ منافقین وہ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے ساتھ خریدا۔ یعنی انہوں نے کفر کو ایمان کے ساتھ بدل لیا، اور اس کو لفظ شراء اور تجارت کے ساتھ محض استعارہ کے طور پر مجازاً بیان کیا ہے۔ اس لئے کہ شراء میں بدل کا دینا اور دوسری چیز کا لینا ہوتا ہے۔ پس اگر تو کہے کہ کس طرح کہا اللہ نے۔ انہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے خریدا حالانکہ وہ ہدایت پر نہیں تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کو ہدایت پر قوت حاصل تھی،

وہ اپنی اس قوت کی وجہ سے ایسے قرار دیئے گئے کہ گویا ہدایت ان کے ہاتھوں میں ہے۔ پس جب انہوں نے اس کو ترک کر کے گمراہی اختیار کی تو اس قوت کو ضائع کر دیا۔ گویا اس قوت کو گمراہی کے ساتھ بدل دیا۔

ضلالت میانہ روی سے تجاوز کرنا اور ہدایت کا نہ پانا ہے۔

پس ان کو ان کی تجارت نے نفع نہ دیا: یعنی انہوں نے اپنی تجارت سے نفع نہ پایا۔ اور ربح اس زیادتی کا نام ہے جو راس المال سے حاصل ہو۔ اور ربح کی اضافت تجارت کی طرف اس لئے ہے کہ ربح ہوتا ہی تجارت میں ہے۔

اور وہ ہدایت یافتہ نہیں ہیں: یعنی وہ اپنی تجارت میں مقصد کو پانے والے نہیں ہیں اس لئے کہ جب انہوں نے راس المال کو کہ وہ ایمان ہے ضائع کر دیا اور ضلالت کو بطور عقیدے کے اپنا لیا تو وہ ہدایت سے بھٹک گئے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ اپنی گمراہی میں ہدایت پانے والے نہیں ہیں۔

ان کی مثال اس آدمی کی مثل ہے جس نے آگ کو جلایا: مثل اس قول کو کہتے ہیں جو دوسرے قول کے مشابہ ہو۔ ان دونوں کے درمیان مشابہت

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہوتی ہے تاکہ ان میں سے ایک دوسرے کو بیان کرے اور اس کی تصویر کھینچے، اسی واسطے اللہ نے اپنی کتاب میں مثالوں کو مارا ہے اور وہ قرآن کی سات قسموں سے ایک قسم ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے منافقین کے وصف کی حقیقت اور اصلیت بیان کی تو اس کے بعد کشف اور بیان کی زیادتی کے واسطے مثال کو بیان کیا۔ اس لئے کہ مثال جتنا دلوں میں اثر کرتی ہے اتنا کسی چیز کا وصف فی نفسہٖ اثر نہیں کرتا اور اس لئے کہ مثل خفی چیز کا جلی چیز کے ساتھ تشبیہ دینا ہے پس وقوف اور اطلاع اس چیز کی ماہیت پر پختہ ہو جاتی ہے اور یہ کسی چیز کو واضح کرنے کی نہایت ہے۔ اور شرط اس کی یہ ہے کہ وہ ایسا قول ہو جس میں بعض وجوہات سے غرابت اور انوکھا پن ہو۔ جیسا کہ اس شخص کی مثال میں ہے جس نے آگ کو جلایا تاکہ وہ اس سے نفع اندوز ہو۔ پس آگ نے جب روشن کر دیا آگ جلانے والے کے گرداگرد کو تو اللہ تعالےٰ ان کے نور کو لے گیا۔ اگر تو سوال کرے کہ پہلے ضمیر کو واحد اور پھر جمع کیوں لایا گیا، تو میں جواب دوں گا کہ الذی کا الذین کی جگہ پر مثل اس کے قول وخضتم کالذی خاضوا کے رکھنا جائز ہے۔ اور بعض نے کہا یہ مثال ان کے قصہ کی ہے آگ جلانے والے کے قصہ کے ساتھ اور بعض نے کہا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ان میں سے ایک کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے آگ کو جلایا۔ اور ان کو تاریکیوں میں چھوڑا کہ وہ دیکھتے نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کی مثال ان کے نفاق میں اس مرد کی مثال کی مانند ہے جس نے اندھیری رات میں ایک جنگل میں آگ کو جلایا پس اس نے گرمی حاصل کی اور اپنے گرداگرد کو دیکھا اور جن چیزوں کا ڈر ہوتا ہے ان سے بچاؤ کیا پھر اچانک اس کی آگ بجھ گئی اور وہ اندھیرے میں متحیر اور خوف زدہ ہو کر رہ گیا۔ پس ایسے ہی ہے حال منافقوں کا کہ انہوں نے کلمۂ ایمان کو ظاہر کیا، اور اس کے ساتھ ان کو اپنے نفسوں اور مالوں اور اولاد پر امن حاصل ہو گیا۔ اور انہوں نے مسلمانوں سے نکاح کیا اور غنیمتوں میں ان سے حصہ لیا۔ یہ ان کا نور ہے۔ پھر جب وہ مر گئے تو اندھیرے اور خوف کی طرف لوٹ گئے اور کہا گیا ہے کہ ان کے نور کے چلے جانے کا مطلب ان کے عقیدے کا مسلمانوں کے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ظاہر ہونا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب قبر میں یا پل صراط پر ان کے نور کا چلے جانا ہے۔ اگر تو کہے کہ ایمان کی نور کے ساتھ اور کفر کی ظلمت کیساتھ تشبیہ دینے کی کیا وجہ ہے۔ تو میں کہوں گا ایمان کی نور کے ساتھ تشبیہ دینے کی یہ وجہ ہے کہ نور بہت دور کے راستہ اور طریق مستقیم کی طرف ہدایت دینے اور حیرت کو دور کرنے میں سب چیزوں سے زیادہ بلیغ اور موثر ہے۔ اسی طرح ایمان بھی اللہ تعالےٰ کی طرف اور اس کی جنت کی طرف روشن اور واضح راستہ ہے۔ اور کفر کی ظلمت کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ جو شائع عام سے تاریکی میں بھٹک جائے۔ وہ نہیں بڑھتا مگر حیرانگی میں۔ اور اسی طرح کفر بھی آخرت میں نہیں زیادہ کریگا کافر پر مگر حیرانگی کو، اور منافقوں کی آگ کے ساتھ مثال بیان کرنے میں تین حکمتیں ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ آگ سے روشنی طلب کرنے والا اپنے غیر سے روشنی طلب کرتا ہے، دوسری حکمت یہ ہے کہ آگ اپنے دوام میں لکڑیوں کے مادے کی محتاج ہے تاکہ وہ دائم رہے۔ پس اسی طرح ایمان بھی اعتقاد کے مادے کا محتاج ہے تاکہ وہ ہمیشہ رہے۔ تیسری حکمت یہ ہے کہ جو اندھیرا روشنی کے بعد حادث ہوتا ہے وہ انسان پر اس اندھیرے سے زیادہ سخت ہوتا ہے جس سے پہلے روشنی نہ ہو۔ یہ وجہ ہے کہ ان کے حال کی مشابہت اس کے ساتھ دی گئی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ان کا حال بیان کیا ہے کہ وہ حق کے سننے سے بہرے ہیں اس لئے کہ وہ اس کو قبول نہیں کرتے گویا کہ انہوں نے اس کو سنا

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہی نہیں۔ وہ حق کے ساتھ بولنے سے گونگے ہیں۔ پس وہ زبان سے حق کہتے ہی نہیں ہیں۔ وہ اندھے ہیں یعنی ان کو بصیرت نہیں کہ وہ حق اور باطل کے درمیان تمیز کریں۔ اور جس کو بصیرت نہ ہو وہ اس شخص کی مانند ہے جس کی آنکھیں نہ ہوں۔ پس وہ اندھا ہے۔ ان کے حواس تو درست تھے لیکن جب انہوں نے اپنے کانوں کو حق کے سننے سے بند کر دیا اور اس سے انکار کر دیا کہ وہ حق کے ساتھ کلام کریں اور اس کی طرف اپنی آنکھیں کریں تو وہ اس شخص کی مانند کہے گئے جس کے حواس معطل اور بیکار ہوں اور اس کا ادراک ناپید ہو۔

شاعر نے کہا ؎

صُمٌّ اذا سمعوا خیراً ذکرت بہٖ
وَاِنْ ذکرت بسوءٍ عندھم اذنٗ

جب تو خیر کا ذکر کرتا ہے تو وہ بہرے ہو جاتے ہیں اور جب تو کسی بری چیز یا بات کا ذکر کرتا ہے تو وہ سب مجسم کان بن جاتے ہیں پس وہ اپنی گمراہی اور نفاق سے باز نہیں آئیں گے۔

سلسلہ "انوار الصوفیہ"

ثریعت و طریقت کا صحیح ترجمان ہے
اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا
ہر صحیح العقیدہ شخص کا بالعموم اور یارانِ طریقت
کا بالخصوص فرض اولین ہے۔

(ادارہ)

کعبے کا کعبہ

الحاج میاں نور محمد صاحب نور خالدی
نقشبندی - مجددی - جماعتی

وہ طور تھا وادیٔ ایمن تھی اسے گنبدِ خضریٰ کہتے ہیں
خود عرش کے رہنے والے بھی اسے عرشِ معلیٰ کہتے ہیں

یہاں سجدہ ملائک کرتے ہیں یہ در ہے رسولِ ہاشم کا
ایماں کی قسم ایماں والے اسے کعبے کا کعبہ کہتے ہیں

یہ جلوہ طور و کلیم نہیں یہ جلوۂ ذاتِ احمدؐ ہے
جب میم کا پردہ اٹھتا ہے پھر یار کا جلوہ کہتے ہیں

یہ مقامِ دنیٰ فتدلّیٰ ہے اک حسن ہے من رانی ہے
معشوق کی اس معراج کو ہم عاشق کی تمنا کہتے ہیں

کوئی کیا جانے تیری منزل کو تیری رفعت کو تیرے رتبہ کو
تیرا پہلا قدم ہے اس جا پر جسے منزلِ سدرہ کہتے ہیں

اللہ کا بندہ ہو کر بھی اللہ کی قسم بندہ ہی نہیں
وہ بندۂ مومن ہوتا ہے، جسے آپ کا بندہ کہتے ہیں

طالب نہیں جاہ و حشمت کا دے نورؔ کو صدقہ کملی کا
کیا کم ہے شرف یہ آقا میرے مجھے آپ کا بردا کہتے ہیں

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

دربارِ حبیبؐ میں التجا

خانزادہ سمیع نوشہروی

مجھ پر بھی تمہاری اے آقا گر نظرِ عنایت ہو جائے
تسکینِ دل و جاں مل جائے امیدِ شفاعت ہو جائے

اے شافعِ محشر ختمِ رسلؐ اے ساقیٔ کوثر سیدِ کل
اے رحمتِ عالم صلی علیٰ روضہ کی زیارت ہو جائے

سب نبیوں کے سردار ہو تم دو عالم کے مختار ہو تم
اک نظر تمہاری سے آقا ہر بات عبادت ہو جائے

اے شاہِ امم محبوبِ خدا، سرکارِ دو عالم نورِ ہدیٰ
یثرب میں بلا لو مجھکو بھی بس اتنی عنایت ہو جائے

ہو جاؤں دل و جاں سے قرباں اے شاہِ عرب سلطانِ جہاں
قدموں پہ جھکا دوں سر اپنا اور یونہی قیامت ہو جائے

بس اتنی تمنا ہے میری اس دل میں محبت ہو تیری
پوری یہ تمنا کاش مری گر بہرِ رسالت ہو جائے

تم حامیٔ امت ہو آقا تم قاسمِ نعمت ہو آقا
دو بوند سمیع پر مولیٰ بس بارشِ رحمت ہو جائے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

معلوماتی صفحہ

صغائر و کبائر

از قلم حقیقت رقم زبدۃ الاولیا فخر العلماء مولانا الحاج سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب
مدظلہم العالی سجادہ نشین علی پور شریف

گناہ کی دو قسمیں ہیں۔ صغیرہ و کبیرہ، احادیث اور فقہ اور اصول کی کتب میں کبیرہ گناہوں کی نشاندہی کر دینے کے بعد یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان متعینہ مذکورہ گناہوں کے ماسوا صغیرہ ہیں۔ کبیرہ گناہ بغیر توبہ اور اس کا تدارک کرنے کے اگر اللہ کی مشیت نہ ہو تو ہرگز معاف نہیں ہوگا۔ اور صغیرہ گناہ توبہ کے بغیر بھی حسنات کے ساتھ معاف ہو جاتے ہیں۔ گناہ کی یہ دو قسمیں عام طور پر بہت مشہور ہیں۔ اور جمہور اور اکثر علماء کا یہی مسلک اور مذہب ہے۔ جو کتاب و سنت اور دلائل شرعیہ قویہ کے ساتھ مؤید و مثبت ہے۔ لیکن برخلاف اس کے ایک جماعت وہ بھی ہے جو گناہوں کا انقسام صغائر و کبائر کی طرف تسلیم نہیں کرتی وہ کہتے ہیں کہ گناہ اور معصیت اللہ تعالےٰ کی نافرمانی اور حکم عدولی کا نام ہے اور اللہ کی نافرمانی کو صغیرہ یا معمولی کہنا ناموزوں اور نامناسب اور سوء ادب ہے۔ اس لئے ہر گناہ خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو کبیرہ ہے چنانچہ استاذ ابو اسحاق اسفرائینی اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہ کہتے ہیں "کہ تمام گناہ کبیرہ ہیں کسی بھی گناہ کو صغیرہ کہنا ٹھیک نہیں ہے اور عام طور پر جو بعض علماء کسی گناہ کو صغیرہ اور کسی کو کبیرہ کہتے ہیں تو یہ نام گناہ کی ذات کے لحاظ سے نہیں بلکہ اضافت اور نسبت کے لحاظ سے ہے۔ یعنی ایک گناہ کو جو اس سے نیچے ہے اس کے اعتبار سے کبیرہ اور جو اس سے اوپر ہے اس کے اعتبار سے صغیرہ کہا جاتا ہے۔ نہ اس واسطے کہ یہ گناہ فی نفسہٖ صغیرہ یا کبیرہ ہے، تو کبھی گناہ کا بوصف صغر یا بوصف کبر متصف ہونا ذات کے اعتبار سے نہیں بلکہ اس کے غیر کی اضافت کے سبب سے ہے۔ ابن خواز نے اشاعرہ کا ایک قول نقل کر کے ڈنکے کی چوٹ کہا ہے کہ ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہر معصیت اور گناہ کبیرہ ہے۔ اور جو گناہوں کو صغائر و کبائر کی طرف منقسم کرتے ہیں ان کو معتزلہ کہا ہے۔ چنانچہ اس نے کہا ہے:

"معتزلہ کا گناہوں کو صغائر و کبائر کی طرف تقسیم کرنا صحیح نہیں ہے"

امام الحرمین نے ارشاد میں اور ابن قشیری نے مرشد میں اسی بات کو اختیار کیا ہے اور التقی السبکی اور قاضی عبدالوہاب کا مذہب بھی یہی ہے اور آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ، ان کے مذہب کے خلاف ہے۔ اور ان کے مذہب کی مؤید ہے جو گناہ کے صغیرہ اور کبیرہ ہونیکے قائل اور مثبت ہیں۔

ابن فورک نے اپنے مذہب کے مطابق ایت کی تاویل کی ہے جو آیت کے سیاق و سباق اور اس کے ظاہر کے خلاف ہے طبرانی نے بھی ایک حدیث ابن عباس سے روایت کی ہے۔ جو ان کے مذہب کے موافق ہے۔ لیکن اس کے اسناد میں انقطاع ہے جو احادیث متصل الاسناد کے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی اور اس حدیث کا متن ہے کہ ابن عباس کے سامنے جب کبائر کا

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالےٰ کی نافرمانی ہے کبیرہ ہے "

فریقین کا اصل اختلاف اقسام میں ہے، گناہ کے گناہ ہونے میں سب کا اتفاق ہے اور کوئی مسلمان بھی یہ نہیں کہے گا کہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی فی نفسہٖ ادنیٰ یا معمولی امر ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے جلال کے مقابلہ میں ہر گناہ اگرچہ باعتبار ظاہر کے کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو بہت بڑا متصور ہوگا جس سے ہر ایمان دار کو اجتناب کرنا ضروری ہو جاتا ہے"۔ جو علماء گناہوں کا انقسام صغائر و کبائر کی طرف کرتے ہیں ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں :-

ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ (الآیۃ)

اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ تمہارے صغائر اس شرط سے معاف ہوں گے کہ تم کبائر سے باز رہو، یہ آیت گناہوں کے صغائر و کبائر کی طرف منقسم ہونے میں بالکل مرتع ہے۔

اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کبائر سات ہیں اور ایک روایت میں اور حدیثوں میں بھی آیا ہے نماز سے دوسری نماز تک یا جمعہ سے دوسرے جمعہ تک تمام درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور وہ وہ نمازیں اور دو جمعے ان گناہوں کا جو ان کے درمیان میں واقع ہوئے، کفارہ ہو جاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کبائر سے کنارہ کشی کرے اور ان سے دور رہے۔ ان حدیثوں سے بعض گناہوں کا کبائر کے ساتھ ذکر کرنا گناہوں کے صغیرہ اور کبیرہ ہونے کی بین اور روشن دلیل ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی نے کہا ہے کہ کبائر و صغائر کے مابین جو فرق ہے اس کا انکار کرنا ناممکن ہے۔ اور انکار کیسے ہو سکتا ہے۔ جب کہ یہ فرق شریعت کے روشن دلائل سے ثابت ہے۔ اس کے بعد کبیرہ کی تعریف اور بیان حقیقت میں بھی بہت اختلاف ہے جس کو ہم یہاں ان اوراق میں ان کی زبان سے بیان کرتے ہیں۔

بعض نے کہا کبیرہ وہ ہے جس کے مرتکب کے واسطے کتاب و سنت کی نص سے عذاب شدید کا ذکر کیا گیا ہو، جو اس کو آخرت میں ہو کر رہیگا۔ اور وہ گناہ جس پر خصوصیت کے ساتھ عذاب شدید کا نہیں ذکر کیا گیا بلکہ کسی عموم کے نیچے داخل ہے۔ اس کو کبیرہ کی حد سے خارج سمجھا گیا ہے۔ اور بعض نے کبیرہ کی تعریف میں صرف وعید شدید کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کی اضافت کتاب و سنت کی طرف نہیں کی معلوم ہوتا ہے کہ کتاب و سنت کے ذکر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وعید کا تعلق ہی کتاب و سنت کے ساتھ ہے۔ اس کے غیر میں وعید نہیں ہوتی۔ اس لئے کبیرہ کی حد کے ساتھ اس کی تقریع کی حاجت ہی نہیں۔ وہ کبیرہ کی حد سے خود بخود مفہوم ہو جاتی ہے لیکن یہ صحیح نہیں اس لئے کہ اگر کتاب و سنت کی تقریع کی حاجت نہ ہوتی تو بڑے بڑے علماء کبیرہ کی حد میں بنص کتاب و سنت کیوں کہتے۔ بعض نے کہا انھا کل معصیۃ اوجبت لفاعلہ حدا قال البغوی وغیرہ کبیرہ ہر وہ گناہ ہے جو حد کا موجب ہو۔ بغوی وغیرہ نے اسی کو پسند کیا ہے۔ لیکن رافعی کہتا ہے کہ اگر اس تعریف کا اعتبار کیا جائے تو بہت سے کبائر، مثل سود، اور یتیم کا مال کھانا اور ماں باپ کی نافرمانی اور قطع رحم اور سحر اور غیبت اور چغلی اور جھوٹی شہادت اور ناجائز طور پر چنگی وصول کرنا اور عورت سے زنا کروا کر اجرت حاصل کرنا اور عورت کے پاس اجنبی آدمی کے خلوت میں بیٹھنے پر ناراض نہ ہونا۔ کبیرہ کی تعریف سے خارج ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ ان سے کسی گناہ پر حد واجب نہیں ہے۔ اس لئے کبیرہ کی یہ تعریف کہ کبیرہ وہ ہے جس پر کتاب و سنت میں وعید شدید کا ذکر ہے۔ بہت خوب، اور صحت کے زیادہ قریب ہے۔

بعض نے کہا کہ کبیرہ ہر وہ گناہ ہے جس کی حرمت نص کتاب سے ثابت ہو، یا اس کی جنس پر حد واجب ہو اور فرض کا ترک کرنا جس کی ادا فوراً واجب ہے۔ مثل نماز روزہ کے اور جھوٹی شہادت اور جھوٹی روایت اور جھوٹی قسم کے کبائر سے ہے،

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اور ہروی اور شرح وغیرہ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ اجماع امت کا خلاف بھی کبیرہ میں داخل ہے۔ اور بعض کے نزدیک کبیرہ ہر وہ امر ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ اس کا مرتکب دین کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کی قدر و منزلت اس کے نزدیک کچھ بھی نہیں اس کے برعکس ایسا امر جس کے مرتکب پر دین کے متعلق سوءِ ظن اور بدگمانی نہیں کی جاتی اور بظاہر اس کے حق میں نیک گمان رکھا جا سکتا ہے وہ کبیرہ نہیں ہے، بلکہ صغیرہ ہے۔

بعض نے کہا کبیرہ وہ ہے جو محرم لعینہ ہو، یعنی اس کی حرمت اس کی ذاتی قباحت اور برائی سے ہو۔ اور اس سے اس لئے بھی آئی ہو کہ اس کی ذات میں خباثت و قباحت ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے فعل کو اس طرح کرے کہ اس میں حرمت کی کئی وجوہات جمع ہو جائیں تو وہ فاحشہ ہے۔ مثلاً زنا کبیرہ ہے اور پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا فاحشہ ہے۔ اور اس گناہ کا ارتکاب کرنا جس کا رتبہ منصوص علیہ گناہ سے کم ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب اس طرح کرے کہ وہ منصوص علیہ نہیں ہے تو وہ صغیرہ ہے۔ اگر اس میں بھی وہ کئی وجوہات کو جمع کر لیگا تو کبیرہ ہو گا مثلاً کسی اجنبی عورت کا بوسہ اور اس کا چھونا صغیرہ ہے۔ اگر یہی فعل اپنے پڑوسی کی بیوی سے کریگا تو کبیرہ ہو گا۔

قاضی حسین حلیمی سے روایت کرتا ہے کہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جو من وجہ صغیرہ نہ ہو اور من وجہ کبیرہ نہ ہو کبھی صغیرہ کسی دوسرے گناہ کے انضمام و اقتران سے کبیرہ ہو جاتا ہے اور کبیرہ فاحشہ ہو جاتا ہے۔ مگر کفر کہ یہ افحش الکبائر ہے۔ اس کی کوئی نوع بھی صغیرہ نہیں ہے۔

پیغام اور مراسلات بنام ایڈیٹر

ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور آنے چاہئیں۔

قطعہ تہنیت

الحاج حضرت مولانا حافظ صاحبزادہ جناب سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کے مراد آباد میں درود مسعود کی تقریب پر

مولانا الحاج معین الملت عارف نوجوان مراد آباد تشریف لے گئے آپ کی آمد پر جناب رشید صاحب نے یہ قطعہ تہنیت پیش خدمت کیا۔ چند نظمیں اور شاعروں نے بھی ارسال کی ہیں آئندہ اشاعت میں ان کو نذر قارئین کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

عارف نوجوان اور الحاج ۔۔۔ حافظ حیدر حسین شاہ اعظم
اپنے یاروں کو اب نوازا ہے ۔۔۔ ایک مدت میں یہ ہوا ہے کرم
میں بھی مشتاق تھا زیارت کا ۔۔۔ یہ خبر سن کے آ گیا اک دم
ہو بہو کھینچ دی ہی نقشہ ۔۔۔ جیسے آئے ہوں قبلۂ عالم
عارض و لب وہی وہی دستار ۔۔۔ وہ ہی گفتار اور جاہ و حشم
ذکر حلقہ مراقبہ تسبیح ۔۔۔ ہے تصور بھی شیخ کا ہر دم
سب کے روشن ہوئے دل و ایماں ۔۔۔ یہ انہی کے ہے فیض کا عالم
بھر لو جھولی ملے جو حضرت سے ۔۔۔ بیش و کم کا نہ کیجو کچھ غم
کوئی خالی نہ جائیگا در سے ۔۔۔ اپنا بیگانہ یا کوئی محرم

وقتِ رخصت قریب ہے راشد
دل ہے رنجور آنکھ ہے پُرنم

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ضرورتِ اخلاص

محمد زکریا صاحب بی اے خطیب جامع مسجد مہاب
• گڑھی شاہو، لاہور •

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ۝

اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ اے مسلمانو! پست مت ہو (ہمت مت ہارو) غم نہ کرو، تم بلند ہی ہو بشرطیکہ مومن بن جاؤ۔ یعنی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ ظاہر و باطن کو درست کرو، نیت کو صاف کرو، ارادہ کو پاک کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے

یعنی نیت خالص ہو تو عمل قبول ہوتا ہے، عمل کی بنیاد نیت پر ہے۔ اگر عمارت کی بنیاد ہی غلط ہو تو اس کی تعمیر صحیح نہیں ہو سکتی۔

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

جب کوئی معمار کسی عمارت کی پہلی اینٹ غلط لگا دیتا ہے تو اس کی اونچائی خواہ ثریا تک پہنچ جائے دیوار ٹیڑھی ہی بنیگی۔

دورِ حاضرہ میں بھائی بھائی کے ساتھ دغا اور فریب سے کام لیتا ہے، بیٹا باپ کیساتھ دھوکہ کرتا ہے۔ دوکاندار نفع حاصل کرنے کے لئے کم تولتا ہے۔ کپڑا فروخت کرنے والا گاہک کو چکنی چپڑی باتوں سے موہ لیتا ہے اور دوگنی قیمت لگا کر کپڑا کم پھاڑ دیتا ہے۔ اور دودھ بیچنے والا پانی ملا کر دودھ بیچتا ہے۔ گھی فروخت کرنے والا چربی ملا کر گھی بیچتا ہے، گندم اور آٹا بیچنے والا جو ملا کر اور میدا نکال کر فروخت کرتا ہے غرضیکہ اشیاء خورد و نوش بھی صحیح مہیا نہیں ہوتیں نتیجہ یہ ہے کہ جان میں مال میں غرضیکہ کسی شے میں برکت نہیں رہی بیماری۔ تنگدستی۔ ذلت و خواری روز بروز بڑھ رہی ہے، دعائیں منظور نہیں ہوتیں کیوں ہوں؟ اور کیسے ہوں؟ ظاہر کچھ باطن کچھ، ارادے غلط، نیتیں ناپاک اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۝

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

اس زمانہ میں نفسی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ ریاکاری اور دکھاوے کو چھوڑ دیں ظاہری نشو و نما پر نہ بھول جائیں حقیقی رنگ کو اختیار کریں۔ جو کام بھی کریں اللہ کریم اور رسولِ مقبول علیہ السلام کی رضا کے مطابق کریں۔ دوستی کریں تو خدا کے لئے دشمنی کریں تو خدا کے لئے عارضی اوج حاصل کرنے کے لئے اور فنا ہونے والی شہرت کو حاصل کرنے کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہا دیتے ہیں لیکن اللہ کریم کی رضا کے لئے غریبوں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ طالب علموں اور اللہ والوں پر (صرف

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مناقب سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

شاہ انصار الہ آبادی

نگاہ و دل کو یارب عظمتِ فاروقِ اعظم دے
مجھے کچھ بھی نہ دے تو ہمتِ فاروقِ اعظم دے

کچھ اس انداز سے بکھرے ہیں موتی خاکِ طیبہ پر
کہ دنیا تا قیامت قیمتِ فاروقِ اعظم دے

اسے کیا دربدر کی ٹھوکریں کھانے میں لطف آئے
جسے گھر بیٹھے مولا دولتِ فاروقِ اعظم دے

مرے مولا! اگر کوئی تمنا ہے تو بس اتنی
دلِ حسرت طلب کو نسبتِ فاروقِ اعظم دے

عمر کی بھیس میں وہ فضلِ خالق کا نمونہ ہے
جسے شانِ اطاعت عزتِ فاروقِ اعظم دے

محبت ہر کسی پر کارفرما ہو نہیں سکتی
نصیب اس کا ہے جس کو الفتِ فاروقِ اعظم دے

کچھ اس انداز سے انصار! منزل آشنا ہو جا
کہ ذرہ تڑپ کر دعوتِ فاروقِ اعظم دے

•

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

(قسط اوّل)

• تکلیم جماعتی مجددی ادیب فاضل •

نقوشِ مبین

اعلیٰ حضرت زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، قیوم زماں، قطبِ دوراں مولانا الحاج حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ کی سیرت کا ایک زرّیں ورق

ے واہ گلزارِ علی پور تمرا کیا کہنا،
تیرے ہر پھول میں رکھا ہے گلستاں ہونا

• محلِ وقوع •

لاہور سے تقریباً ۶۳ میل بجانب شمال مشرق اور سیالکوٹ سے تقریباً ۳۰ میل بجانب جنوب مشرق اور نارووال جنکشن سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک نہایت سرسبز و شاداب خطہ ضلع سیالکوٹ کی تحصیل نارووال میں علی پور سیّداں کے نام سے موسوم ہے، یہ بابرکت خطہ شیراز کے سادات کرام کے قدوم میمنت لزوم کی بدولت آباد ہوا۔ جو ہمایوں شہنشاہِ ہند کے ہمراہ شیراز سے تشریف فرما ہوئے تھے۔ اب اس قریہ کی رونق ان ہی بزرگوں کی اولاد اشراف کے دم قدم سے ہے۔ یہاں سب سے پہلے حضرت مخدومنا سیّد محمد نوروز صاحب المعروف بہ "دلوا پیر" قدم رنجہ فرما کر اقامت گزین ہوئے تھے۔ آپ کی فروعیات کی تکمیل کے لئے شہنشاہِ ہند کی طرف سے یہ خطہ اور اس کے گرد و نواح کی زرخیز اراضی وقف کی گئی تھی۔ آپ کا مزار مبارک اسی قریہ کے جنوب مشرق کی طرف موضع رسول پور (اوچی) میں مرجع خلائق ہے۔ آپ اپنے وقت کے ممتاز عالم جلیل اور بافیض بزرگ تھے۔ آپ کا سلسلہ طریقت قادریہ تھا۔

آپ کی اولاد امجاد میں حضرت مولانا مخدومنا پیر سیّد کریم شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم و فضل، زہد و اتقا اور کمالات روحانی میں شہرت حاصل فرمائی۔ اس کے علاوہ آپ ایک فارغ البال اور آسودہ حال زمیندار بھی تھے۔ لیکن آپ کو مشاغل زمینداری سے زیادہ دل بستگی نہ تھی۔ آپ وقت کا بیشتر حصہ عبادات میں بسر فرماتے تھے۔ آپ کا عقد میمنت مہد خاندانِ سادات کی شریف النفس نیک طینت اور متقی خاتون سے ہوا تھا۔ خدا نے آپ کو تین ارجمند فرزند اور ایک نیک سیرت دختر عطا کی۔ جن کے اسمار گرامی حسب ذیل ہیں۔ (۱) حضرت مولانا مخدومنا الحاج پیر نجابت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو نہایت خلیق، صاحبِ تقویٰ اور روشن ضمیر حامل کشف و کرامات تھے۔

(۲) اعلیٰ حضرت مولانا و مخدومنا امیر الملت والدین الحاج حافظ قاری پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت مولانا و مخدومنا الحاج پیر سیّد عادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، نہایت منتظم مزاج، خوش اخلاق پاک باطن اور ولی باکرامت تھے۔ اور ان بزرگوں میں بیحد درجہ محبت تھی۔ اور سب مضبوط رشتہ اتحاد و اتفاق میں منسلک تھے۔ اور ایک دوسرے کا نہایت ادب و احترام ملحوظ رکھتے تھے۔ ان بزرگوں

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نے دینِ برحق کی خدمت اور مخلوق کی حاجت روائی کو اپنا شعار بنایا، مگر جو مساعی جمیلہ اور خدماتِ جلیلہ دین کی سرافرازی اور ملت کی سربلندی کے لئے اعلیٰ حضرت امیرِ ملت نے انجام دی ہیں وہ تاریخ اسلام کے زریں باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔

• ذکرِ اعلیٰ حضرت •

• عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں'

اعلیٰ حضرت ممدوح نجیب الطرفین و صحیح النسب سید ہیں۔ اور سادات شیراز میں حضرت مخدوم سید محمد مامون المعروف بہ قطب شیرازی کی اولاد امجاد اور سلسلۂ نسب کے لحاظ سے حضرت فاتح خیبر امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کی اڑتیسویں پشت ہیں۔

• مولودِ مسعود •

آپ کی ولادت باسعادت ۱۹ ویں صدی عیسوی کے وسط میں غالباً راجہ رنجیت سنگھ کی وفات ۱۸۳۹ء اور راجہ دلیپ سنگھ کی تخت نشینی ۱۸۴۳ء کے درمیانی زمانہ میں آبائی مکان میں بمقام علی پور سیداں ہوئی بفضلِ خدا آپ کی ولادت باسعادت کی برکت سے خطہ پنجاب سکھ شاہی کی نحوست سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاک ہوگیا۔ یعنی سکھوں کا بربری اقتدار ختم ہوگیا'

• تجویزِ نام •

صاحب بصیرت والدین مکرمین نے آپ کا نام سید جماعت علی تجویز فرمایا۔ آپ کی ولادت سے گاؤں میں خیر و برکت کا ظہور ہوا، ہر طرف خوشیاں منائی گئیں' آپ روزِ ولادت ہی سے باکرامت اور صاحبِ ولایت تھے۔ اس لئے عہدِ طفولیت ہی سے خوارقِ عادات کا ظہور ہوتا رہا۔ چنانچہ آپ کی ولادت کے موقع پر نال قطع کرنے کے لئے تیز دھار آلہ تلاش کیا گیا۔ مگر اس مقصد کے لئے نہ ملا۔ مگر دستیاب نہ ہوا۔

جب آپ نے ہوش سنبھالا تو اپنی والدہ صاحبہ سے اس خصوص میں دریافت فرمایا، والدہ صاحبہ نے اس کی تصدیق فرمائی تو، آپ نے فرمایا کہ میں اسی وقت پتہ بتانا چاہتا تھا کہ کسی غیبی ہاتھ نے میرا منہ بند کر دیا تھا۔

ایک دفعہ آپ اپنی دادی صاحبہ کے ہمراہ مکان شریف مضافات گودا سپور تشریف لے گئے یہاں پیرانِ طریقت کی قدیم قابلِ تعظیم خانقاہ اور آپ کی ننھیال ہے۔ اس وقت کے صاحبِ سجادہ نشین حضرت امام علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کے مستقبل میں صاحبِ فیض و ارشاد ہونے کے متعلق پیش گوئی فرمائی۔ اور آپ سے بڑی محبت کا سلوک فرمایا۔ اس سفر سے واپسی کے موقع پر آپ نے اپنی دادی صاحبہ کو رات رہنے اور سفر آئندہ روز پر ملتوی کرنے کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے آپ کے مشورہ کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا اور واپس آگئیں۔ جب دریائے راوی کے کنارے پہنچیں تو شام کا وقت تھا اور آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ اس لئے دریا کو پار کرنے کے لئے کشتی کا انتظام نہ ہو سکا، جس کی وجہ سے بالآخر سفر ملتوی ہو گیا۔ اور رات تکلیف میں بسر ہوئی۔ اس وقت آپ نے اپنا مشورہ یاد دلایا اور فرمایا کہ کیا میں نے آپ کو اسی وقت سفر ملتوی کرنے کا مشورہ نہیں دیا تھا؟

• عہدِ طفولیت •

آپ بچپن ہی سے پاکیزہ اخلاق، پسندیدہ اطوار، ملنسار، صداقت شعار، خوددار، حلیم الطبع، صاف طینت، صاحبِ مروت، متواضع، ذہین و طباع اور پردے کے پابند تھے۔ آپ کے ہمجولی آپ کی حق گوئی اور کھری کھری باتوں کی بنا پر آپ کو "نقدی شاہ" کہا کرتے تھے۔ آپ کھیل میں بھی جسم و لباس کی صفائی و طہارت کا نہایت خیال رکھا کرتے تھے۔ اور ایسی کھیلوں سے گریز و نفرت کرتے تھے جن سے اخلاق متاثر ہوں یا جسم و لباس

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

میلا ہو، اور خوش اخلاقی کا یہ حال تھا کہ تمام گاؤں آپ کا گرویدہ تھا فیاضی آپ کی جبلت میں داخل تھی۔ گھر سے کھانے پینے کی جو چیزیں ملتیں آپ ان کو اپنے ہمجولیوں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ تعلیم کے زمانے میں بھی آپ کا یہی معمول رہا۔ ستر کی پابندی کا یہ حال تھا کہ گرمی کے موسم میں گاؤں کے لڑکے تالاب میں عموماً نیم عریاں یا عریاں تیرتے اور پانی میں کھیلتے لیکن آپ ان کی تقلید ہرگز نہ فرماتے۔

آپ کی ذات ستودہ صفات میں اسلاف و اشراف کی جملہ خوبیاں بتمامہ مجتمع تھیں۔ اسی لئے فردِ واحد کا نام "جماعت علی" رکھا گیا تھا۔ آپ کا نسبی شجرہ مبارکہ مصدقہ حسب تفصیل ذیل ہے:-

• شجرۂ نسبی •

حضرت سید کریم شاہ صاحب بن حضرت سید منور علی صاحب بن حضرت سید محمد حنیف صاحب بن حضرت سید محمد عابد صاحب بن حضرت سید امان اللہ صاحب بن حضرت سید عبدالرحیم صاحب بن حضرت سید میر محمد صاحب بن حضرت سید علی صاحب بن حضرت سید محمد نوروز صاحب بن حضرت سید حسین صاحب بن حضرت سید محی الدین صاحب بن حضرت سید مبارک احمد صاحب بن حضرت سید امام الدین صاحب بن حضرت سید علی صاحب بن حضرت سید علاء الدین صاحب بن حضرت سید جلال الدین صاحب بن حضرت سید منصور صاحب بن حضرت سید نظام الدین صاحب بن حضرت سید حبیب اللہ صاحب بن حضرت سید خلیل اللہ صاحب بن حضرت سید شمس الدین صاحب بن حضرت سید عبداللہ صاحب بن حضرت سید اسد اللہ صاحب بن حضرت سید فرید صاحب بن حضرت سید عارف صاحب بن حضرت سید ابراہیم صاحب بن حضرت طاہر احمد صاحب بن حضرت سید حسین صاحب بن حضرت سید علی عارض صاحب بن حضرت سید ہاشم صاحب المعروف بہ قطب شیرازی رحمہم اللہ تعالیٰ بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بن حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بن حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بن حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بن قرۃ العین رسول الثقلین سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء زوجہ محترمہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سیدنا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم۔

• تعلیم ۱۸۸۳ء تک •

قدیم رواج کے مطابق آپ نے اپنے موضع میں درسِ کلام اللہ سے تعلیم کا آغاز کیا، اور حضرت مولانا حافظ شہاب الدین صاحب ثمیری رحمۃ اللہ علیہ علی پوری سے حفظ کلام اللہ کی تکمیل فرمائی، حافظ صاحب موصوف بڑے پرہیزگار اور صاحب اوقات بزرگ تھے۔ سادات کرام کا دل سے احترام کرتے تھے۔ اپنی پوری توجہ سے کام لے کر بہت جلد آپ کو ساحلِ مراد تک پہنچا دیا۔ ازاں بعد آپ نے مولانا مولوی میاں عبدالرشید صاحب علی پوری سے عربی فارسی کی ابتدائی کتب کا درس لیا۔ مولانائے موصوف صوفی مشرب، عالم باعمل صاحب باطن بزرگ تھے ان کے فیض صحبت سے اکثر الناس نے استفادہ کیا، آپ کا مزار کوٹ والی مسجد واقع علی پور سیداں (شریف) میں اہل محبت کا مرجع ہے آپ کی اولاد بھی ہنوز اس مسجد کی متولی ہے۔ جو اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر قائم ہے۔ مولانائے موصوف کے بعد آپ امرتسر تشریف لے گئے اور مولانا حافظ قاری عبدالرحمٰن صاحب رح کے حلقہ تلامذہ میں داخل ہو گئے اور یہاں سے لاہور آکر حضرت مولانا غلام قادر صاحب رح بھیروی مدرس مولوی عالم سے رجوع فرمایا۔ حضرت موصوف علم و فضل کے علاوہ طریقت و تصوف کے بھی ماہر تھے اور عقیدت مندوں اور ارادت کیشوں کا ایک وسیع حلقہ بھی رکھتے تھے، آپ جب مولانا سے ملاقاتی ہوئے تو مولانا نے آپ کو اپنے لئے باعثِ فخر و مباہات پا کر خاص توجہ مبذول فرمائی اور آپ کے درس و تدریس پر متوجہ ہوئے۔ استاد و شاگرد میں اس قدر محبت دیکھنا نصیب تھی کہ مولانا نے اپنے مریدانِ باصفا کو اپنے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بعد اپنے شاگرد سے استفاضہ روحانی کرنے کا حکم دیا۔ مولانا کے بعد حضرت مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب رح ٹونکی سے استفادۂ علمی کے لئے رجوع فرمایا اور مفتی صاحبؒ کے بعد حضرت مولانا مولوی محمد مظہر صاحبؒ مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کی خدمت میں حاضر ہو کر استفادہ فرمایا، مولانا موصوف اپنے وقت کے قابل ترین عالم باعمل تھے، اور اوصاف حمیدہ سے متصف تھے آپ نے اپنے چشمۂ فیض سے آپ کو خوب سیراب ہونے کا موقع بخشا، جوں جوں علمی ذخائر میں اضافہ ہوتا گیا اور علم و عرفان کے دقیق نکات واضح ہوتے گئے آپ کے طائرِ شوق کی پرواز، توں توں بلند ہوتی گئی۔ اور علم و ادب کے تجسس میں استاد الکل حضرت مولانا مولوی فیض الحسن صاحبؒ ادیب کامل سہارنپوری سے رجوع فرمایا۔ مولانا اپنے علم و فضل اور علمی نکتہ سنجی کے لحاظ سے ہند کے اعلیٰ درجہ کے علماء میں شمار ہوتے تھے، آپ سے سینکڑوں علماء نے فیض حاصل کیا، آپ نے بھی اپنا علمی حصہ حضرت مولانا سے حاصل کرنے کے بعد حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی خدمت میں حاضر ہو کر کتب معقول و منقول کی تکمیل فرمائی۔ اور آپ کے بعد حضرت مولانا مولوی احمد حسن صاحب سہارنپوری سے بھی اکتساب درس حدیث فرمایا اور ۱۸۸۱ء میں شرح عقائد نسفی کا درس حضرت مولانا مولوی سید عبداللہ صاحب رح پشتوی سے لیا، اور حضرت مولانا مولوی سید عبدالقادر صاحبؒ رامپوری اور حضرت مولانا مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری سے بھی علمی استفادہ فرمایا۔ اور کسی زمانے میں حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (گولڑوی) سے بھی شرح قصائد جامی کے چند اسباق پڑھے تھے نیز قیام لاہور کے زمانے میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں شریک ہو کر کامیابی حاصل فرمائی تھی۔

اعلیٰ حضرت ممدوح نہایت جانفشانی و محنت شاقہ کے علاوہ بے انتہا صعوبات سفر گوارا کر کے جبکہ آج کی طرح سہولتیں مہیا نہ تھیں۔ ہند و پنجاب کے تمام اکابر علماء و فضلائے وقت سے مدت مدید تک تحصیل و تکمیل میں منہمک رہے اور علوم متداولہ معقول و منقول تفسیر و حدیث و فقہ و سیر وغیرہ میں اساتذہ کرام سے اسناد حاصل فرمائیں۔ آپ کو فطرت فیاض نے ذکاوت، اعلیٰ دماغ، ذہن رسا، قوت ادراک، اور بہترین استعداد بطور خاص عطا فرمائی تھی۔ اس لئے آپ کو ہر سبق فوراً نشین ہو جاتا تھا۔ بریں وجہ آپ اپنے ہم سبقوں میں ممتاز تھے، تاہم فارغ اوقات کو تنہا علمی مسائل پر غور و فکر کرنے میں بسر فرماتے جس کی بناء پر اساتذہ کرام کو ٹھوس اعتراضات اور دقیق سوالات سے ورطۂ حیرت میں ڈالدیا کرتے تھے۔ بالآخر آپ کے صحیح علمی مذاق طبع سلیم اور مشقت شاقہ نے آپ کو کمال علم و فن کے ممتاز مقام پر فائز کر دیا۔ اور عہد حاضر کے تمام اکابر علماء و صوفیہ کا پیشوا اور رہنما بنا دیا۔ آپ کے اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ مگر، اس فہرست کو قطعی مکمل نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان حضرات کے علاوہ بھی کسی سے استفادہ کیا ہو۔

• فہرست اساتذۂ کرام •

۱۔ حضرت مولانا مولوی حافظ شہاب الدین صاحب کشمیری، ثم علی پوری ۲۔ حضرت مولانا مولوی عبدالرشید صاحب علی پوری
۳۔ حضرت مولانا مولوی حافظ عبدالوہاب صاحب امرتسری۔
۴۔ حضرت مولانا مولوی غلام قادر صاحب بھیروی مدرس اول مدرسہ عالم
۵۔ حضرت مولانا مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی۔
۶۔ حضرت مولانا مولوی محمد مظہر صاحبؒ مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ۷۔ حضرت مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری
۸۔ حضرت مولانا استاد الکل مولوی فیض الحسن صاحب رح ادیب کامل
۹۔ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحبؒ ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

(۱۰) حضرت مولانا مولوی عبدالقادر صاحبؒ رامپوری۔
(۱۱) حضرت مولانا مولوی میر عبداللہ صاحبؒ پشتوی۔
(۱۲) حضرت مولانا مولوی ارشاد حسین صاحبؒ رامپوری۔
(۱۳) حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رح
(۱۴) حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحبؒ محدث الہ آبادی مہاجر مکہ

• ولی مرا ولی می شناسد •

اسنادِ حدیث: اعلیٰ حضرت ممدوح چونکہ علوم ظاہری و باطنی میں برتر اور اعمال صالحہ کے پیکر تھے اس لئے ہر صاحب بصیرت کی نظر میں آپ کی قدر و منزلت ہوتی، اور وہ آپ کی شایانِ شان پذیرائی کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ بزمانہ تعلیم حضرت مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحبؒ محدث، گنج مراد آباد کی خدمت میں بغرض حصول سند حدیث حاضر ہوئے تو حضرت مولانا موصوف نے آپ کے ظاہر و باطن پر نور و فراست و بصیرت سے توجہ فرمائی۔ اور نہایت خندہ پیشانی و خوش خلقی سے آپ کو خوش آمدید کہا اور کچھ دن مہمان رکھا، اور واپسی پر اپنے سر سے کلاہ مبارک اتار کر آپ کے سر پر رکھا، اور اپنا پس خوردہ پانی پلایا، اور اوراد و وظائف کی تعلیم کے علاوہ اجازتِ حدیث بھی مرحمت فرمائی اور رخصت کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ یاد خدا کرو۔ اس ملاقات کی توجیہہ حضرت محترم پروفیسر قادری صاحب مدظلہ نے اعلیٰ حضرت کی زبانی یوں نقل فرمائی کہ اعلیٰ حضرت نے کانپور میں قیام فرما کر حضرت مولانا مولوی احمد حسن صاحب سے درسِ حدیث کی تکمیل فرمائی لیکن جب سند کا موقع آیا تو مولانا ممدوحؒ نے فرمایا کہ مجھے حدیث کی سند کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے سند نہیں دے سکتا۔ لہٰذا آپ حضرت مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحبؒ محدث گنج مراد آبادی سے جا کر سند لیں۔ اس بنا پر اعلیٰ حضرت گنج مراد آباد تشریف لیگئے اور سند حاصل فرمائی۔

(۲) ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ مطابق جون ۱۸۹۳ء میں جب آپ کو پہلی مرتبہ حاضری بیت اللہ شریف کا شرف حاصل ہوا، تو اسی حاضری کے موقع پر حضرت مولانا مولوی الحاج شاہ عبدالحق صاحب محدث الہ آبادی مہاجر مکہؒ نے حدیث مصافحہ کی اجازت بخش دی، اس اجازت کا حال خود اعلیٰ حضرت کے الفاظ میں سماعت فرمائیے

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ فقیر مکہ شریف میں حاضر ہوا تو پہلی ملاقات اور پہلی حاضری میں میرے استاد حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحبؒ محدث نے مجھے ایک حدیث شریف (حدیث مصافحہ) کی اجازت دی۔ پانی دم کر کے پی کر مجھ کو پلایا اور کھجوریں پڑھ کر کھلائیں۔ محدثین کے نزدیک اس کو "حدیث اشنو دیں" کہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضرت محترم پروفیسر قادری صاحب مدظلہ اعلیٰ حضرت کے ارشاد کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ حضرت درمیان اس حدیث کے صرف دو واسطے ہیں۔ یعنی اس حدیث کو ایک جن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اور اس نے حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب محدث رح سے وہ حدیث شریف بیان کی اور حضرت محدث صاحب نے حضور قبلۂ عالم سے بیان کی، گویا یہ سلسلہ یوں ہوا

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ جن
۳۔ حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب محدث الہ آبادی
۴۔ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم محدث علی پوری رضی اللہ عنہ

آگرہ میں حضور قبلۂ عالم نے میرے سامنے یہ بات فرمائی تھی۔

• حدیث اسودین؟ •

اس حدیث شریف کی تفصیل اعلیٰ حضرت رضؓ نے یوں بیان

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

فرمائی، حدیث شریف یہ ہے :-

"من صافحنی وصافحہ من صافحنی الی یوم القیامۃ دخل الجنۃ"

آپ نے فرمایا جس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا یا اس شخص کے ساتھ کیا جس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا تھا قیامت تک وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث شریف کا مطلب کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں جس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا وہ جنت میں جائیگا اس کو جنت نصیب ہوگی۔ جس کو میرے ساتھ مصافحہ کرنا نصیب نہیں ہوا وہ اس کے ساتھ مصافحہ کرے جس نے میرے ساتھ پہلے مصافحہ کیا تھا۔ اسی طرح قیامت تک جو مصافحہ کرتے جائیں گے خواہ درمیان میں کتنے ہی ہاتھ آجائیں وہ مصافحہ ان کے ساتھ نہیں بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے ساتھ ہوگا۔ وہ سب جنت میں داخل ہوں گے جس نے بلاواسطہ آپ سے مصافحہ کیا وہ بھی جنتی اور جو بالواسطہ قیامت تک آپ سے مصافحہ کرے وہ بھی جنتی مثلاً حضورؐ کے ساتھ مصافحہ کیا حضرت صدیق اکبر رضؓ نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا حضرت سلمان فارسی رضؓ نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا حضرت امام قاسم رضؒ نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا حضرت امام جعفر رضؒ نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا حضرت بایزید رضؒ نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا حضرت ابوالحسن خرقانی رضؒ نے تو قیامت تک جتنے ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے جائیں گے وہ بھی جنت میں جائیں گے۔ کیونکہ نورِ محمدی سے مصافحہ کرنے کی برکت سے ان کے سینے میں بھی وہ نور منتقل ہو کر ان کے دلوں کو بھی وہ نور ایمان سے منور کر دیگا۔ اس کی ظاہر مثال ہمارے پاس موجود ہے۔ کسی ہسپتال میں چلے جاؤ۔ اس میں بیماروں کو بھی بجلی لگاتے ہیں وہاں بجلی کا آلہ موجود ہے۔ تم اس آلہ کو ہاتھ میں پکڑ لو سارے جسم میں رونگٹے رونگٹے پر بجلی اثر کریگی۔ جس کے ہاتھ میں بجلی کی کڑیاں ہیں اس کے جسم میں تو بجلی اثر کریگی۔ اگر اس کے ساتھ دوسرے آدمی نے ہاتھ لگا لیا دوسرے کے ساتھ تیسرا تیسرے کے ساتھ چوتھا۔ اگر لاکھ آدمی بھی ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ لگائیں گے ان سب میں وہی تاثیر بجلی کی پیدا ہوگی۔ (ملفوظات امیریت مطبوعہ حیدرآباد دکن ص۲۳)

سند حدیث سوم : حضرت مولانا مولوی عبدالعلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث پانی پتی سے حاصل ہوئی تھی۔

سند حدیث چہارم : اعلیٰ حضرت مولانا مولوی عمر ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث شیخ الاسلام قسطنطنیہ سے حاصل ہوئی تھی

• عقد مسنون و مسعود •

والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات

سن رشد کو پہنچنے کے بعد زمانہ تعلیم ہی میں آپ کا عقد مسعود آپ کے حقیقی ماموں حضرت سید موکل شاہ صاحب رح کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ جو تمام صفات عالیہ سے متصف اور نسوانی خوبیوں کی مالکہ تھیں آپ کے بطن مبارک سے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تولد ہوئیں۔ جن کے اسماء گرامی معہ سن ولادت بتفصیل ذیل ہیں :-

۱۔ حضرت سراج الملت جامع الفضائل مولانا علامہ الحاج حافظ قاری حکیم پیر سید محمد حسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ محدث زینت سجادہ آستانہ عالیہ علی پور شریف ولادت ۱۳۰۲ھ

آپ مستند عالم و فاضل ہیں آپ حسب دستور علی پور شریف، لاہور امرتسر میں تعلیم حاصل کرتے رہے اور پھر دہلی سے حدیث شریف کی تکمیل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رضؒ سے دستار فضیلت حاصل فرمائی آپ نہایت ذہین و طباع۔ متین و حلیم۔ متواضع و مہمان نواز اور خاموشی پسند ہیں۔ آپ مقرر بھی اعلیٰ درجہ کے ہیں اور تحریر میں بھی کمال رکھتے ہیں۔ آپ کے مضامین اکثر رسالہ "انوار الصوفیہ" کے صفحات کی زینت بڑھاتے رہتے ہیں جو نہایت عالمانہ اور پُر از معلومات ہوتے ہیں۔ سادگی اور زہد و ورع میں اعلیٰ حضرت کے نقش قدم پر ہیں اور اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے مظہر اور صحیح جانشین ہیں۔

۲۔ حضرت مخدوم الملت مولانا الحاج حافظ قاری پیر سید

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

خادم حسین شاہ صاحب قبلہ رح سن ولادت ۱۳۰۷ھ آپ کی تعلیم علی پور میں شروع ہوئی۔ پھر آپ مدرسہ حمیدیہ میں داخل ہو گئے اور کان پور جا کر تکمیل علم فرمائی۔ آپ جید حافظ اور پایہ کے عالم تھے، سخاوت و فیاضی بچپن سے آپ کے حصہ میں آئی تھی۔ نہایت خلیق، منکسر المزاج اور مرنجاں مرنج تھے۔ آپ بڑے اچھے مقرر اور محرر بھی تھے۔ آپ کے مضامین رسالہ انوار الصوفیہ کے علاوہ دیگر رسائل میں بھی شائع ہوا کرتے تھے۔ اتباع شریعت کے ہر طرح پابند تھے بڑے ہمدرد، مہمان نواز اور غریبوں کے ہمدرد و مربی تھے۔ آپ کا ۱۹۵۱ء کی سردیوں میں ریل کے حادثہ میں وصال ہو گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

۳۔ حضرت والدہ ماجدہ حضرت مولانا الحاج پیر سید حمید حسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ سن ولادت ۱۳۱۲ھ آپ نہایت خوش اخلاق، مہمان نواز، سخی و فیاض ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی منظور نظر ہیں۔ اعلیٰ حضرت رض کو آپ سے بہت محبت تھی۔ اور آپ کی ہر طرح خدمت فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے ۱۹۵۴ء میں حج و زیارت کا مشرف بھی حاصل کیا ہے۔

۴۔ حضرت شمس الملت مولانا الحاج حافظ قاری پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی سن ولادت ۱۳۱۷ھ، آپ کی تعلیم علی پور شریف میں ہوئی۔ بڑے ذہین و فہیم ہیں، آپ نے بلا کا ذہن رسا پایا ہے۔ قلم کے دھنی ہیں اوضاع و اطوار میں اعلیٰ حضرت کی تصویر ہیں۔ نہایت خوش خلق۔ خوش پوش اور خوش گفتار ہیں۔ فیاضی ورثہ میں پائی ہے۔ چار حج کر چکے ہیں اور اپنے خرچ پر غرباء کو حج کراتے ہیں۔ بیکسوں کی دستگیری، حاجت مندوں کی حاجت روائی، آپ کا معمول ہے۔ اکثر طویل سفر ہوائی جہاز پر کرتے ہیں۔ آجکل آپ زیادہ تر حیدر آباد دکن تشریف لے جاتے ہیں۔ جہاں اکناف و اطراف سے عقیدت مند آ کر آپ کی زیارت سے دل کی لگی بجھاتے اور مستفیض ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال کعبۃ اللہ اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بھی مشرف ہو آئے ہیں۔ اس سفر کے دوران قیام مدینہ طیبہ کے موقع پر حضرت الحاج بخشی مصطفےٰ علی خاں صاحب مدظلہ کی خواہش پر مدینہ طیبہ میں جماعت منزل کا سنگ بنیاد بھی آپ نے دست مبارک سے رکھا ہے۔ آپ کا اسم تاریخی "اعظم شاہ" ہے

• بیعت و اجازت بیعت ۱۳۱۷ھ •

آپ کو اپنے والد ماجد سے خاندانی سلسلہ قادریہ میں بیعت لینے کی اجازت تھی۔ لیکن آپ نے سلسلہ نقشبندیہ میں جو بیعت کی اور اس کی اشاعت فرمائی اس کے متعلق مکتوبات امیر الملت جلد اول مکتوب شریف ۱ کے حاشیہ میں حضرت مولانا پروفیسر قادری صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے کہ، حضرت حافظ انور علی صاحب رح تصوف و طریقت کے علم و عمل دونوں میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے تھے، اصول سلوک اور تاریخ تصوف کے متعلق بے شمار کتابیں تصنیف کیں اور شائع کیں ایک زمانہ (۱۸۹۰ء) میں حافظ صاحب رح امرتسر میں جج تھے۔ ان کی تصانیف تصوف اعلیٰ حضرت قبلہ عالم امیر ملت روحی فداہم نے بھی مطالعہ فرمائیں۔ ان کتابوں سے حضور قبلہ عالم روحی فداہم کو سلسلہ نقشبندیہ کی طرف توجہ ہوئی" آپ کی بیعت کا زمانہ غالباً ۱۸۹۱ء ۱۸۹۲ء ہے، آپ زمانہ طالب علمی میں تلاش مشیخ میں ہند کے اکثر مشائخین عظام کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران میں کسی بزرگ نے آپ کو خبر دی کہ آپ کا حصہ حضرت بابا جی فقیر محمد صاحب رح چوراہی کے پاس ہے۔ چنانچہ جب آپ تحصیل علم سے فارغ ہو کر اپنے وطن مالوف علی پور سیداں میں قیام فرما تھے تو اسی زمانہ میں اتفاق سے حضرت بابا جی صاحب ممدوح رح چک قریشیاں میں جو علی پور سیداں کے قریب واقع ہے، بمکان حضرت مولانا غلام نبی صاحب رح تشریف لائے اور آپ مولانا موصوف

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کی معیت میں حضرت باباجی صاحب قبلہ رح آپ پر اسی وقت سے نہایت مہربان ہو گئے، اور ایک ہفتہ کے اندر آپ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرما کر اجازت اشاعت سلسلہ نقشبندیہ عطا فرمائی۔

اس پر حضرت ممدوح کے دیگر متوسلین نے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں برسوں سے کئی خدام حاضر ہیں۔ اور حتی الامکان ریاضت و مجاہدہ بھی کرتے ہیں۔ مگر آپ کی نظر مبارک جس قدر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب پر ملتفت ہے ایسی کسی پر نہیں آپ نے ان کو ایک ہفتہ کے اندر صاحب ارشاد بھی بنا دیا۔ اس پر حضرت باباجی صاحب نے جو جواب ارشاد فرمایا آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا کہ فقیر کے پاس خدا کا دیا سب کچھ ہے۔ مگر ہر ایک کی قسمت جدا مقدر جدا، حافظ جماعت علی شاہ صاحب کے پاس چراغ بھی تھا۔ تیل بھی تھا۔ بتی بھی تھی۔ دیا سلائی بھی میں نے صرف سلگانے کی محنت کی ہے۔ خدا نے ان کو "روشن چراغ" بنا دیا پیر کی نظر میں مرید صادق کی جو وقعت تھی اس کا اندازہ ذیل کے چند واقعات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

(۱) ایک دفعہ حضرت باباجی صاحب اپنے ارادت مند مستری غلام محمد صاحب کی درخواست پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ بدوران گفتگو مستری صاحب موصوف نے عرض کی کہ حضرت کبھی اپنے صاحبزادے کو بھی امرتسر بھیجئے۔ اس پر آپ نے فرمایا "تمہیں شاہ صاحب" کو دیدیا ہے۔ اسی کو خوش کرو اگر وہ خوش ہے تو میں بھی خوش اگر وہ ناراض تو میں بھی ناراض۔

• پیر کامل مرید صادق کو بدل قرار دیتے ہیں •

ایک دفعہ موضع ٹھیلہ ضلع سیالکوٹ کے ارادت مندوں نے حضرت باباجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک گاؤں میں چلنے کی خواہش کی آپ نے عذر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ کو دیکھنا ہو تو شاہ صاحب کو دیکھو۔

خواتین کی بیعت کا حکم: اعلیٰ حضرت حصول خلافت کے بعد صرف ذکور کو داخل سلسلہ فرمایا کرتے تھے، لیکن ایک دفعہ آپ امرتسر کے سفر میں حضرت باباجی صاحب رح کے ہمرکاب تشریف لے گئے۔ امرتسر میں چند مستورات حضرت باباجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی خواستگار ہوئیں۔ حضرت نے ان کی بیعت کا انتظام کر کے اعلیٰ حضرت کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ ان کو داخل سلسلہ کرو، خدا نے تمہیں مردوں اور عورتوں کو فیض پہنچانے پر مامور کیا ہے۔

• پیر کامل کی دعا مرید صادق کے حق میں •

۱۔ ایک دفعہ حضرت باباجی صاحب قبلہ اور اعلیٰ حضرت جامع مسجد عبدالحکیم صاحب مرحوم واقع شہر سیالکوٹ میں تشریف رکھتے تھے، کہیں سے حافظ کرم دین صاحب وزیر آبادی بھی آ گئے، حافظ مہر دین صاحب نے بطور تفنن کہا کہ شاہ صاحب اٹھو اور کھڑے ہو جاؤ اس پر اعلیٰ حضرت نے فی البدیہہ جواب دیا کہ یہ تو حافظ بھی ہیں فقیر تو حضرت باباجی صاحب کے سب خادموں کا خادم ہے۔ یہ معقول جواب سن کر حضرت باباجی صاحب نہایت محظوظ ہوئے اور چارپائی سے اٹھ کر دعا فرمائی کہ خدا تیرا ثانی و نظیر نہ کرے۔ اور فرمایا کہ شرفاء و اہل خرد کا یہی جواب بہتر ہے۔

۲۔ ایک اور موقع پر حضرت باباجی صاحب نے موضع کوٹلی سیداں ضلع سیالکوٹ میں سر برہنہ ہو کر آپ کے حق میں دعا فرمائی۔

(ملاحظہ ہو برکات علی پوری)

حضرت باباجی صاحب رح کی نظر کیمیا اثر توجہ خاص اور مقبول و منظور بارگاہ الٰہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آپ اپنے وقت کے علمائے کرام و مشائخ عظام میں فی الواقع ممتاز و بے نظیر ہوئے اس وقت آپ کے لاکھوں ارادت مند موجود ہیں۔ جو برصغیر پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے شامل ہیں۔ ان کے علاوہ آپ عوام و خواص میں یکساں مقبول تھے اور ایک عالم آج تک آپ کی متفرد شخصیت، اخلاقی کیفیت، علمی فضیلت اور روحانی عظمت کا معترف

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اطلاعات

حامد حسن قادری کراچی

وفات حاجی محمد عثمان صاحب حیدر آبادی

نہایت غم و اندوہ کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک اور قدیم و بزرگ یار طریقت حاجی محمد عثمان صاحب حیدر آبادی نے کراچی میں ۲۱ دسمبر ۱۹۶۰ء کو رحلت فرمائی، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، جوارِ رحمت میں مقام اعلیٰ پر فائز فرمائے۔

مرحوم حیدر آباد دکن میں وظیفہ یاب میر محاسب تھے، پھر ہجرت کر کے کراچی آگئے یہاں ان کی لڑکیاں اور لڑکے پہلے سے مہاجر تھے، ان ہی کے ساتھ حاجی صاحب مرحوم کا قیام تھا۔ اب ایک عرصہ سے علیل اور نقل و حرکت سے معذور ہو گئے تھے۔ طویل علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی (۸۰) سال کی عمر پائی۔ حاجی محمد عثمان صاحب نے متعدد حج کئے پہلے دو موقعوں پر حضرت قبلۂ عالم امیر ملت رضی اللہ عنہ کی ہم رکابی کا شرف حاصل رہا۔ اپنے پیر و مرشد کے بڑے جاں نثار تھے۔ دربار علی پور شریف کے مخلص خادم، نہایت منکسر المزاج، خوش اخلاق، بزرگ تھے۔ مرحوم کی اعلیٰ خدمت اور منفرد کارنامہ اور بیش بہا یادگار یہ ہے کہ انھوں نے حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کے ملفوظات شریف خود حضور والا کے ارشاد کے مطابق حیدر آباد میں مرتب کئے اور ملفوظات امیر ملت کے نام سے خود چھپوائے اور شائع کئے، جنکو پھر مرحوم کی اجازت سے دو مرتبہ کراچی کے یارانِ طریقت نے چھپوایا۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے اللہ تعالیٰ مراتب اُخروی بلند فرمائے۔

تواریخ وفات

مزار جناب حاجی محمد عثمان صاحب حیدر آبادی

۱۳ ھ ۸۰

نُوْرُ اللّٰہِ الْوَدُوْدُ تُرْبَتُہٗ

۱۳ ھ ۸۰

(۱)

ہوئی ہے رحلت حاجی محمد عثمان آہ ؎ قدیم یار طریقت، بزرگ و بابرکت،
فدائے قبلۂ عالم امیر ملت تھے ؎ خلوص و صدق و صفا انکی خصلت و سیرت
کئے ہیں جمع جو مرشد کے پاک ملفوظات ؎ بہت ہے قابل اجر عظیم یہ خدمت،
دعائے رحمت پروردگار نازل ہو"

۱۳ ھ ۸۰

اسی دعا میں ہے تاریخ ہجری رحلت
اک اور بھی یہ لکھا قادری نے سال وفات
کہ "شمع کھلا ہوا مرقد میں گلشن جنت"

۱۳ ھ ۸۰

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ

۱۳ ھ ۸۰

(۲)

مَاتَ اَخِیْ فِی الطَّرِیْقَتِ عُثْمَانْ
كَانَ بِفَضْلِ الْاِلٰهِ زَكِیًّا
قُلْتُ بِتَارِیْخِ رِحْلَتِ عُثْمَانْ
عَاشَ مُحِبًّا وَمَاتَ تَقِیًّا

۱۳۸۰ ھ

(مرسلہ حامد حسن قادری نقشبندی جماعتی)

۱۹۶۱ء

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

دُعا بدرگاہِ ایزدی

• از خرمنِ حرام ممتاز علی خاں مستاز دیوانۂ مرشدی رحمہ •

الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں ، گناہوں میں از بس گرفتار ہوں
خطا کار ہوں پر شرمسار ہوں ، عنایت کا تیری طلبگار ہوں
خدایا ہو محشر میں بخشش مری
بحقِ محمدؐ دُعا سُن مری

مرے معاف فرما دے جرم و قصور مری التجا ہے یہ ربِ غفور
نہیں تیری رحمت سے اصلا یہ دُور تو کرتا ہے سب پر کرم بالضرور
ہو مجھ پہ بھی مولا کرم کی گھڑی
بحقِ محمدؐ دُعا سُن مری

مجھے ڈر ہے دنیا و آفات کا سماوی و ارضی بلیات کا
فقط آسرا ہے تری ذات کا میں ہوں منتظر اُن عنایات کا
جو مقبول بندوں پہ تو نے کری
بحقِ محمدؐ دُعا سُن مری

تو غفار ہے اور رحیم و کریم تو ستار ہے اور رؤف و حلیم
تری ذات سچی سمیع علیم ولے میں ہوں بندہ لئیم و اثیم
مجھے بخشدے ہے عنایت تیری
بحقِ محمدؐ دُعا سُن مری

ترا شرح صدر مجھ کو کر دے نصیب بلند حوصلہ کر عطا اے مجیب
گرہ کھول میری زباں کی عجیب کروں حق کو ظاہر بنوں خوش نصیب
میری دین و دنیا میں ہو بہتری
بحقِ محمدؐ دُعا سُن میری

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہے دن رات تیرے فضل کی طلب بنا میری بخشش کا ہو لا سبب
قیامت میں دیکھوں نہ قہر و غضب ملے زیرِ عرش جگہ مجھ کو رب
بچانا مجھے دھوپ سے اس گھڑی
بحق محمد دعا سن مری،

نہیں چاہیئے مجھ کو دولت کثیر نہیں ہے یہ خواہش بنوں میں امیر
مگر التجا ہے یہ تجھ سے قدیر کہ محشر میں کیجو نہ مجھ کو حقیر
قیامت میں میری نہ ہو ابتری
بحق محمد دعا سن مری

میری ہے دعا اے خدائے کریم کہ دنیا میں کیجو نہ مجھ کو رجیم
مجھے حشر میں دینا نعمت عظیم اور مجھ سے پناہ مانگے نارِ جحیم
مجھے ڈھانپ لے واں پہ رحمت تری
بحق محمد دعا سن مری

تیرے عشق کی ہو وے دولت عطا محمدؐ کی الفت بسے دل میں آ
رہوں اپنے مرشد پہ دائم فدا یہی مدعا ہے مرا اے خدا
تیرے ہاتھ میں ہے میری بر تری،
بحق محمد دعا سن مری،

خدایا مجھے زادِ راہ کر عطا نبیؐ جی کے روضے کو دیکھوں میں جا
ازاں بعد حج پھر کروں میں ادا یہی ہے مری آخری التجا
کرے پل میں حل تو ہی مشکل اڑی
بحق محمد دعا سن مری

یہ ممتاز ہے تیرا عبد اثیم!
کرم کر تو اس پر اے رب الکریم!
اسے دولتِ دین عطا کر رحیم!
ملے اس کو عقبیٰ میں دار النعیم!
اور بر آئیں سب حاجتیں بس مری
بحقِ محمد دعا سن مری

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب

• مولانا الحاج معین الملت عارف نوجوان پیر سید حمید حسین شاہ صاحب مدظلہ علی پوری •

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ عمر بن الخطاب اہل جنت کا چراغ ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں، تو انہوں نے حضرت علی کو کہا: کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے اس غلام کو اہل جنت کا چراغ فرماتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے کہا، ہاں میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں، حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر اس بات کو اپنے ہاتھ سے تحریر کر دو، حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قلم سے لکھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، علی ابن ابی طالب عمر کے واسطے ضامن ہے کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کا چراغ فرمایا ہے"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں نہایت خوبصورت سونے سے بنا ہوا ایک محل دیکھا، میں حیران ہوا ملائکہ سے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا ایک عربی مرد کا ہے، میں نے کہا میں بھی عربی ہوں، انہوں نے کہا وہ قریش کے خاندان سے ہے، میں نے کہا میں بھی قریش کے خاندان سے ہوں، انہوں نے کہا آپ کی امت سے ہے، میں نے کہا کچھ بتاؤ تو سہی کہ وہ آخر ہے کون، انہوں نے کہا وہ آپ کا دوست عمر بن الخطاب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو دیکھا اور تبسم فرمایا۔ پھر حضور نے فرمایا اے عمر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں دیکھ کر کیوں تبسم کیا، حضرت عمر نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے عرفہ کی رات کو تیری طرف شفقت اور رحمت کی نظر سے دیکھا اور تم کو مفتاح الاسلام کا خطاب عطا فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن، منادی ندا کرے گا۔ فاروق کہاں ہے، حضرت عمر کہیں گے لبیک لبیک، میں یہ ہوں میں یہ ہوں، ملائکہ آپ کو دربار خداوندی میں لے جائیں گے اللہ تعالےٰ فرمائے گا، مرحبا! اے ابو حفص: (یہ آپ کی کنیت ہے) یہ ہے تیرا اعمالنامہ چاہے اس کو پڑھو، چاہے نہ پڑھو، میں نے تمہیں بخشدیا ہے۔

اسلام کہے گا، اے اللہ! عمر نے دنیا میں میری عزت کی آج تو بھی اس کی عزت کر اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو عزت کے دو حلے (کہ اگر ان سے ایک کھولا جائے تو ساری مخلوق کو ڈھانک لے) پہنائے گا اور نورانی ناقہ پر بٹھائے گا اور ان کے آگے ستر ہزار ملائکہ چلیں گے جو لوگوں کو کہیں گے، یہ ہیں عمر پہچان لو ان کو،

حدیث: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جس نے عمر سے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

محبت کی، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورِ ایمان سے زندہ رکھیگا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے :

"عمر کے غضب سے ڈرو، اس لئے کہ جب عمر غضبناک ہوتا ہے تو اللہ بھی غضبناک ہو جاتا ہے"

حدیث : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا"

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے اس دن مشرکوں نے کہا کہ آج ہماری قوم آدھی ہو گئی یعنی وہ حضرت عمر کو قوت اور ہیبت، اور جرأت میں نصف قوم کے برابر سمجھتے تھے۔

جس دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے اس دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ آج آسمان والے تمام ملائکہ خوشیاں منا رہے ہیں۔

• حضرت عمر کی نیکیوں کی کثرت •

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے آسمان کی طرف دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ آسمان کے ستاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہوں گی، آپ نے فرمایا، ہاں عمر کی نیکیاں ستاروں کے برابر ہیں، حضرت عائشہ نے عرض کی میرا خیال تھا کہ آپ ابوبکر کا نام لیں گے، آپ نے فرمایا، عمر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی ہے کیونکہ میں نے عمر کے واسطے مسلمان ہونے کی دعا مانگی تھی۔ اور ابوبکر نے آمین کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا قبول فرمائی۔ تو وہ مسلمان ہو گیا۔ سو وہ تیرے شوہر اور تیرے باپ کی نیکیوں سے ایک نیکی ہے۔

• ایک عجیب واقع •

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی ہے۔ پھر ایک لڑکی آپ کی خدمت میں پکی ہوئی کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی ہے، آپ نے ایک کھجور پکڑ کر میرے منہ میں ڈال دی، پھر آپ نے ایک اور ڈال دی۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور میرے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق اور منہ میں کھجور کی حلاوت اور مزہ تھا۔ میں اٹھ کر مسجد کی طرف چلا گیا حضرت عمر کے پیچھے میں نے فجر کی نماز ادا کی، پھر حضرت عمر کے پاس ایک لڑکی کھجوروں کا تھال بھرا ہوا لے کر حاضر ہوئی حضرت عمر نے ایک کھجور میرے منہ میں رکھدی اور پھر ایک اور بھی رکھدی اور باقی کھجوریں حاضرین میں تقسیم کر دیں۔ میرے دل میں خواہش تھی کہ حضرت عمر ایک کھجور اور دیدیں۔ حضرت عمر نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے علی اگر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تیسری کھجور دیتے تو میں بھی آپ کو دے دیتا۔ لیکن جب انہوں نے نہیں دی تو میں کیسے دے دوں؟ میں نے کہا سچ فرمایا آپ نے اے امیر المومنین رات کو میں نے بالکل یہی نقشہ دیکھا ہے۔ لیکن آپ بتائیں کہ آپ کو کس طرح معلوم ہو گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا، اے علی! ایماندار دین کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے۔

آپ کو آپ کے غلام فیروز نے بدھ کے دن چھٹی ذی الحج ۲۳ھ میں نماز شروع کرنے سے پہلے ہی زہر آلود نیزہ مار کر مسجد میں شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر آپ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مطہرہ میں اتوار کے دن دفن کیا گیا۔ آپ نے دس سال چھ ماہ دس دن خلافت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ آپ سے ۵۲۲ حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے صرف بخاری میں ۳۴ اور مسلم میں ۲۱ ہیں۔ باقی دوسری کتابوں میں ہیں۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

فوائدِ عظیمہ

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست ۔ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

اس عنوان کے تحت ہر شخص قارئین کے فائدہ کے واسطے تعویذات عملیات اور طبی یا ڈاکٹری مجرب اور زود اثر نسخے اور ٹوٹکے دعائیں لکھ کر ارسال کر سکتا ہے

غم اور خوف کو دفع کرنے کے واسطے

اگر کوئی خوف و غم میں مبتلا اور مضطرب ہو اور کسی طرح اس سے رہائی نہ ملتی ہو تو آیۃ ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسًا ۔ علیم بذات الصدور تک، اور آیۃ، محمد رسول اللہ اخیر سورۃ تک، کاغذ پر لکھیں اور لپیٹ کر تعویذ بنائیں، اور اپنے پاس رکھیں انشاء اللہ ہر خوف اور غم سے نجات حاصل ہوگی۔ یہی دونوں آیتیں مرض جسمانی مثلاً پھوڑے، پھنسی، کو دفع کرنے کے واسطے بھی بڑی مفید اور کارگر ہیں۔ مناسب تدبیر کے ساتھ عمل میں لائی جائیں۔ مثلاً درد اور پھوڑے پھنسی کے واسطے ان ہر دو آیتوں کو کسی پاک چینی کے برتن پر لکھیں اور پھر گلاب یا کسی تیل کے ساتھ محو کریں اور جہاں درد یا پھوڑا پھنسی ہو وہاں ملیں یا لگائیں انشاء اللہ اسی روز آرام آنا شروع ہوگا۔ (حیوٰۃ الحیوان)

مچھر کو دفع کرنے کا عمل

جس گھر میں، تلفندر اور شونیز سلگایا جائے وہاں مچھر ہرگز نہیں آئیگا اور اگر ہوگا تو چلا جائیگا۔

ایضاً: صنوبر کا پھل بھی اگر سلگایا جائے تو مچھر بھاگ جائیگا۔

ایضاً: اگر چار درقوں پر یہ ہندسے ۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ لکھ کر گھر میں چاروں طرف لگائے جائیں تو مچھر بھاگ جائے گا (حیوٰۃ الحیوان)

آک کے فوائد

(۱) آک کی تازہ روئی زخم پہ باندھنے سے جاری خون بند ہو جاتا ہے۔ اور تازہ گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔

(۲) جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو اس جگہ پر آک کا دودھ ٹپکا دیا جائے یہاں تک کہ اس کے زہر کا اثر زائل ہو جائے۔ اور اس کی نشانی یہ ہے۔ کہ جب تک زہر ہوگا، وہ جگہ دودھ کو جذب کرتی رہیگی۔ اور جب زہر زائل ہو جائیگا تو وہ دودھ کو جذب نہیں کریگی

(۳) اگر اس کی جڑ کو چاولوں کے پانی میں گھس کر سنگھایا جائے تو بیہوش دودھ ہو جاتا ہے۔

(۴) اس کی تین کونپلیں گڑ میں ملا کر کھلانے اور اوپر سے گھی پلانے سے سانپ کے زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔

(۵) بچھو کے کاٹے کا علاج اس طرح کریں کہ ایک برتن میں تیل ڈال کر آگ پہ رکھیں جب وہ گرم ہو جائے تو اس میں آک کے پتوں کا پانی ڈالدیں اور اس کے دھوئیں میں کاٹی ہوئی جگہ سیکیں انشاء اللہ آرام آجائیگا۔

(۶) آک کی کلیاں ۲ تولہ، اجوائن دیسی ایک تولہ، کھانڈ ۱½ تولہ، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں دو ماشہ روزانہ نہار منہ کھانے سے کھانسی، باد گولہ، باد سول کو مفید ہے کھانے کو ہضم کرتا ہے۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

(۷) آک کی جڑھ، چھال، اور کالی مرچ ہموزن لے کر ان کو باریک کوٹ کر ادرک کے پانی سے کھرل کریں اور نخودی گولیاں بنائیں، ہیضہ کے واسطے بڑی مفید ہیں۔

(از مولانا محمد ادریس غوری پیر محل)

برائے درد دانت

مندرجہ ذیل نسخہ دانتوں کی درد اور مسوڑھوں کے ورم اور خون، پیپ کو بند کرنے کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے مرچ سیاہ ۳ ماشہ، خاکستر چھالیا ۱ تولہ، چاک مٹی ۲ تولہ، کباب چینی ۲ ماشہ، ہرڑ سوختہ ۶ ماشہ، سہاگہ چھ ماشہ، پھٹکڑی سرخ چھ ماشہ، آک کی لکڑی کی راکھ ۱۰ ماشہ، ہر چیز کو الگ الگ پیس کر غبار کی طرح باریک کریں، پھر یوکلپٹس آئل ڈال کر حل کریں اور دانتوں پر ملیں، فائدہ عظیم ہوگا۔ (بیاض گوہر)

شکریہ

جناب صوفی غلام رسول صاحب زرگر نارووال ۲ خریدار
جناب بخشی مصطفےٰ علی خاں صاحب مدینہ منورہ ۴ خریدار
جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب لائلپور ۳ خریدار
جناب عبدالشکور صاحب اسماعیل آباد ۱ خریدار
جناب محمود علی صاحب زرگر ۳ خریدار
جناب صوفی غلام محمد صاحب حیدرآباد سندھ ۳ خریدار

چندہ اور مراسلات

بنام ایڈیٹر۔ ماہنامہ انوار الصوفیہ "تصور" آنے چاہئیں

علی پور شریف کے

سالانہ عرس شریف کے موقع پر

ادارہ انوار الصوفیہ تصور

امیر ملت نمبر

پیش کر رہا ہے

جو موجودہ ضخامت سے دوگنا ہوگا

اہل قلم حضرات سے استدعا ہے

کہ

حضرت قبلہ عالم امیر ملت محدث علی پوری

کی

حیات طیبہ سے متعلق نظم و نثر

میں کامل تحقیق و تدقیق سے بلند پایہ مضامین لکھکر ارسال کریں

تاکہ عرس شریف تک مناسب ترتیب دی جا سکے

ٹائیٹل حضرت قبلہ عالم کے موجودہ مزار شریف

کے نور سے مزین ہوگا

(ایڈیٹر)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtjar2k

رباعیاتِ رمضان المبارک

از مولانا حضرت حامد حسن صاحب قادری، کراچی

ماہِ رمضاں یوں ہے شبِ قدر در آغوش
جس طرح شبِ چاردہم بدر در آغوش
صائم کو ہوا و ہوس سے ہے جنگ،
ہر صوم ہے صد معرکۂ بدر در آغوش
(صوم معرکۂ بدر)

کیا مطلعِ انوار ہے ماہِ رمضاں
یہ ماہ وہ ہے اُنزِلَ فِیہِ القرآن
خَیرٌ مِّن اَلفِ شَہرٍ ہے لیلۃ القدر
اس رات پہ قربان ہزاروں دل و جاں

روزہ ہے اک امتحانِ تسلیم و رضا
ماہِ رمضاں، زمانِ تسلیم و رضا
مُسلم کی ہے مرگ و زیست سب حق کے لئے
مُسلم ہمہ تن ہے شانِ تسلیم و رضا

ہر مانعِ خواہشاتِ فانی روزہ
ہے موجبِ عیشِ جاودانی روزہ
ہیں حرص و ہوا شرارۂ نارِ جحیم
اس آگ کے واسطے ہے پانی روزہ

کسبِ زر و مال رات دن جاری ہے
کچھ زادِ معاد کی بھی تیاری ہے؟
کھو نیند تراویح و تہجد کے لئے
سونے سے گراں بہا یہ بیداری ہے

شیریں ہے عجب صدائے بے سازِ اذاں
کھل جاتے ہیں روزے، ہے یہ اعجازِ اذاں
یوں گوش بر آواز ہیں صائم، گویا
محبوب کی آواز ہے، آوازِ اذاں

(نمازِ جمعۃ الوداع)
سر خاک پہ ہے عینِ عبادت یہ ہے
دل عرش پہ ہے، کمالِ رفعت یہ ہے
سر لاکھ ہے خم، اِک خدا کے آگے
کثرت میں عیاں جلوۂ وحدت یہ ہے

روزوں میں ہوس کی لے بڑھانا چھوڑو
منہ اور زباں دونوں چلانا چھوڑو
پیتے ہو جو کانوں سے وہ چھوڑو پینا
کھاتے ہو جو آنکھوں سے وہ کھانا چھوڑو

اس طرح سے کیوں ہو مبتلائے روزہ
گویا سر پڑ گئی بلائے روزہ
ہے ناقضِ روزہ منہ بنائے رہنا
کونین (شہوتِ تبلیغ دوا) جیسے ٹوٹ جائے روزہ

روزوں میں ہیں وہ ذکرِ الٰہی کے مزے
حاصل ہیں گداؤں کو بھی شاہی کے مزے
رندوں کو نصیب لذتِ جامِ صبوح
صائم کو نمازِ صبح گاہی کے مزے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

روزے اور رمضان کے متعلق

انوار الحدیث

غلام رسول گوہر

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے آسمان اور جنت کی بجائے یوں آیا ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

متفق علیہ (مشکوٰۃ)

سہل ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں سے جنت میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو روزہ رکھتے رہے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ ایمان اور ثواب کیواسطے رکھا اس کے پہلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے قیام کیا رمضان کا ایمان اور ثواب کے واسطے اس کے بھی پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخری دن میں ہمارے سامنے یوں وعظ فرمایا:۔

"اے لوگو! تمہارے پاس ایک وہ مہینہ آرہا ہے جو مبارک اور عظیم ہے۔ اس میں ایک وہ رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اللہ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کے قیام کو نفل کیا ہے۔ (نفل سے مراد یہ ہے کہ وہ فرض نہیں) جو شخص اس مہینے میں کوئی ایک نیکی کر کے اللہ کا قرب ڈھونڈتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اس ماہ کے سوا دوسرے ماہ میں ستر فرض ادا کئے۔ وہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر وہ چیز ہے جس کا ثواب جنت ہے، وہ ہمدردی کا مہینہ ہے، وہ ایسا مہینہ ہے جس میں مسلمان کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جو شخص اس مہینہ میں روزے دار کا روزہ افطار کرائیگا۔ اس کے واسطے افطار کرانا اس کے گناہوں کی مغفرت بن جائیگا۔ اور اس کی گردن کے نار سے آزاد ہونیکا باعث ہوگا۔ اور اس کے واسطے روزہ افطار کرنے والے کی مانند اجر ہوگا۔ بغیر اس کے کہ اس کے اجر سے کوئی چیز کم کی جائے۔" ہم نے کہا یا رسول اللہ، ہم سب اس چیز کو نہیں پاتے، جس سے ہم روزے دار کا روزہ افطار کرائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے دیتا ہے جو روزے دار کا روزہ دودھ کے ایک گھونٹ یا کھجور یا پانی کے ایک گلاس یا پیالے پر افطار کرائے، اور جو شخص روزے دار کو خوب پیٹ بھر کر کوئی چیز پلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایک پیالہ پلائے گا۔ کہ پھر اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی، وہ مہینہ ایسا ہے کہ اس کا اول رحمت اور درمیان مغفرت اور آخر گردن کا نار سے آزاد ہونا ہے۔ اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام سے سخت کام نہیں لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشدے گا اور اس کو نار سے آزاد کر دے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر سائل کو جو اس کا سوال ہوتا عطا کرتے۔
(مشکوٰۃ شریف)

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے:
ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ
ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ "
پیاس جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اگر اللہ نے چاہا تو ثواب بھی
مل کر رہے گا" (مشکوٰۃ شریف)

معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:
اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ
اے اللہ میں نے تیرے واسطے روزہ رکھا، اور تیرے
رزق پر افطار کیا" (مشکوٰۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ دین ہمیشہ غالب رہیگا جب تک لوگ (غروب سورج کے بعد) روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے، اس لئے کہ یہود و نصاریٰ افطار میں بہت دیر کر دیتے ہیں۔
(مشکوٰۃ)

بقیہ صفحہ 2 نمبر ۱۵

خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں یعنی عارضی رنگ پر ترجیح دینے والے ہیں اور حقیقی رنگ کو چھوڑ دیا ہے۔ اغیار نے ہماری صفات کو اختیار کیا، کامیاب ہو گئے ہم نے اسلامی اصولوں کو بھلا دیا اس لئے ذلیل ہوئے۔ اللہ کریم ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے ظاہر اور باطن کو درست کریں ارادوں کو صحیح کریں، نیتوں کو پاک کریں (آمین)

دعائے نیم شبی

دفع صد بلا بکند

قبلہ جناب حکیم مولانا خادم علی صاحب مدظلہ

خدایا مشکلیں آسان کر دے
ہمارا دامن امید بھر دے
سکون قلب مضطر ہے تری یاد
دوائے درد دل اے چارہ گر دے
ترے آگے ہے ناممکن بھی ممکن
علاج درد بے درماں کر دے
سوا تیرے نہ کچھ آئے نظر میں
خدایا ہم کو وہ حسن نظر دے
عطا کر دے ہمیں اپنی محبت
کمال طاعت خیر البشر دے
جو دیکھیں تیرے جلوے دے وہ آنکھیں
جھکے جو تیرے ہی در پہ وہ سر دے
تیری ہی یاد میں راتیں بسر ہوں
دعائے نیم شبی کو اثر دے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

مترجم حضرت مولانا محمد عبدالرحیم صاحب ضیائی نقشبندی قصوری

اس بیان میں کہ عین الیقین اور حق الیقین جو بعض صوفیوں نے مقرر کئے ہیں وہ حقیقت میں علم الیقین کے دو حصے ہیں۔ اور اس بیان میں کہ ان علوم کا صاحب اس ہزار کا مجدد ہے بسیادت آپ میر محمد نعمان صاحب کے نام صادر فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

یعنی تمام حمد اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ ایک عرصہ ہوا آپ نے اپنی خیریت کے احوال سے اطلاع ہی نہیں بخشی۔ آپکی سلامتی اور استقامت خداوند تعالےٰ سے مطلوب ہے

واضح ہو کہ علم الیقین عبارت ان شہود آیات سے ہے۔ جو فائدہ یقین علمی کا دیتی ہیں حقیقت میں یہ شہود اثر سے مؤثر کی طرف استدلال کا نام ہے۔ پس جو کچھ تجلیات و ظہورات آفاق و انفس کے آئینوں میں دیکھا جاتا ہے۔ وہ سب اثر سے مؤثر کی طرف استدلال کے قبیل سے ہے۔ اگرچہ ان تجلیات کا تجلیات ذاتیہ نام رکھیں ان ظہورات کے ماسوا کو بے کیف کہیں گے۔ کیونکہ شیشے میں کسی چیز کا ظہور اس چیز کے آثار ہی سے ایک اثر ہے۔ نہ کہ اس چیز کے عین کا حصول۔ پس سیر آفاقی و انفسی دائرہ علم الیقین سے قدم باہر نہیں رکھتا اور اثر سے مؤثر کی طرف استدلال کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ، ہم ان کو اپنے نشان آفاق میں اور ان کے نفسوں میں دکھائیں گے تاکہ ان کے لئے ظاہر ہو جائے کہ تحقیق وہ حق ہے۔

دوسروں نے سیر آفاقی کو علم الیقین سے جانا ہے، اور عین الیقین اور حق الیقین کا سیر انفسی میں اثبات کیا ہے اور سوا انفس کے اور کوئی سیر بیان نہیں کیا۔ ع

آں ایشانند و من چنینم یارب

ترجمہ، وہ ایسے ہیں اور میں ایسا ہوں خداوندا۔

آپ جانتے ہیں کہ حضرت حق تعالےٰ ساتھ بندہ کے بندہ سے نزدیک تر ہے۔ پس بندہ سے حق تعالےٰ تک ایک اور سیر درمیان میں ہے کہ وصول الی اللہ اس کے طے کرنے پر موقوف ہے۔ یہ تیسرا سیر بھی حقیقت میں علم الیقین کو ثابت کرتا ہے اگرچہ دائرہ ظلیت سے باہر ہے مگر ظلیت کی آمیزش سے پاک و صاف نہیں، کیونکہ واجب تعالےٰ کے اسماء و صفات درحقیقت ظلال حضرت ذات کے ہیں۔ اور جس جگہ ملاوٹ ظلیت کی ہے وہ آثار و آیات میں داخل ہیں۔ پس انہوں نے علم الیقین کے تین سیروں سے ایک سیر کو ساتھ علم الیقین کے مخصوص کیا ہے۔ اور اس کے دوسرے سیر کو محصل عین الیقین اور حق الیقین کا گردانا ہے۔ اور تیسرے سیر کے لئے لب کشائی نہیں کی تاکہ دائرہ علم الیقین کا تمام ہو جاتا۔ ابھی حق الیقین اور عین الیقین آگے ہیں۔ ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

ترجمہ: میری بہار کو میرے گلستان سے قیاس

یہ فقیر عین الیقین اور حق الیقین کی نسبت

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اور اگر کچھ بیان کرے تو کون فہم کرے گا یہ معارف اطاطر ولایت سے خارج ہیں۔ ارباب ولایت علماء ظواہر کی طرح ان کے ادراک و فہم سے عاجز ہیں۔ یہ علوم انوار نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کی مشکوٰۃ سے اقتباس کئے گئے ہیں جو بعد از تجدید الف ثانی بہجت اور وراثت کے طور پر تازہ ہوئے۔ اور تروتازہ ہو کر ظاہر ہوئے ہیں۔ ان علوم و معارف کا صاحب اس الف کا مجدد ہے۔ چنانچہ اس کے ان علوم و معارف میں جو ذات و صفات اور افعال اور احوال و مواجید اور تجلیات و ظہورات کے متعلق ہیں ناظرین پر مخفی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ علوم بہ نسبت ان علوم کے پوست کی مانند ہیں۔ اور یہ معارف اس پوست کے مغز کی مثل۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ الْھَادِیْ اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا ہے

جاننا چاہیئے ہر صدی کے بعد ایک مجدد گذرا ہے لیکن سو سال کا مجدد اور ہے۔ اور ہزار سال کا مجدد اور۔ جس قدر مابین سو اور ہزار کے فرق ہے اسی قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ دونوں مجددوں میں قدر و منزلت کے لحاظ سے فرق ہے۔ اور مجدد وہ ہے کہ اس وقت جو فیض ان امتوں کو پہنچا ہے اسی کے ذریعہ سے پہنچا ہے اگرچہ اس وقت کے اقطاب و اوتاد ہوں یا ابدال نجبا ہوں۔

ع خاص کند بندہ مصلحت عام را

یعنی ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر لیتا ہے۔

خط کشیدہ کلام سے چند فوائد حاصل ہوئے:۔

اوّل یہ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ فقیر عین الیقین اور حق الیقین کی نسبت کیا بیان کرے۔ الخ معلوم ہوا کہ جو علوم معارف عین الیقین اور حق الیقین کے حضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینۂ بے کینہ میں حضرت رب العزت نے ودیعت فرمائے ان کا ادراک و فہم کرنا الا علماء ظواہر محدثین و مفسرین اور ارباب ولایت میں سے کوئی نہ تھا۔ اور نہ ہوگا۔ اس لئے ان کو بیان نہ فرمایا۔

دوم حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے سینۂ پاک میں جو علوم ہیں وہ مشکوٰۃ انوار نبوت سے مقتبس ہیں جو مرتبۂ مجددیت پر فائز المرام ہونے کے بعد بطور وراثت حاصل ہوئے۔

سوم: اور فرمانا کہ ان علوم و معارف کا صاحب اس الف یعنی ہزار کا مجدد ہے پس ثابت ہوا کہ باقی ہر قسم کے مجددان علوم و معارف کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ دیگر مجددین کے علوم و معارف آپ کے مقابلہ میں پوست ہیں اور حضرت مجدد صاحب رضؓ کے علوم و معارف مانند مغز ہیں مغز کے مقابلہ پوست کی کچھ حقیقت نہیں ہوا کرتی۔

چہارم آپ نے مجدد مائۃ اور مجدد الف کا فرق یوں بیان فرمایا ہے جیسے یکصد اور یک ہزار میں فرق ہے اس سے بھی بڑھ کر دونوں مجددوں میں فرق ہے یعنی مجدد مائۃ اور مجدد الف میں زمین و آسمان کا فرق ہے

پنجم مجدد الف ہی سے تمام لوگ خواہ اقطاب و اغواث ہوں یا ابدال و نجبا یا مجدد مائۃ ہوں اسی کے دریائے بے کنار سے جرعہ نوشی اور کنوز مخفی سے مالا مال اور سرشار و شاداب ہوتے ہیں گویا کہ مجدد الف منبع فیوض عالم ہوتا ہے۔

مجدد الف ثانی۔ ہر طبقہ کے علماء نے حضرت مجدد الف ثانی رضؓ کو تسلیم کیا ہے خصوصاً مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی جو جماعت اہل حدیث میں پایہ ناز ہستی گذری ہے وہ اپنی کتاب تاریخ اہلحدیث کے صفحہ ۳۹۹ پر یوں رقمطراز ہیں: آپ بلا اختلاف عالم باعمل عارف کامل جامع کمالات ظاہری و باطنی اور گیارھویں صدی کے مسلم مجدد ہیں مجددیت کا لقب سب سے پہلے آپکو مولانا عبد الحکیم صاحب سیالکوٹی نے دیا..... اور آپ مجدد الف ثانی یعنی گیارھویں صدی کے مجدد کے لقب سے پکارے جانے لگے۔ اور گروہ نجدیت طبقہ بھی آپ کو مجدد الف ثانی کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ چنانچہ حیات مجدد کے مصنف پروفیسر محمد فرمان صاحب ایم اے نے بھی حیات مجدد میں کئی جگہ آپ کو مجدد الف ثانی لکھا ہے۔ جب ہر چہار مذاہب کے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

حکمتِ صوم

حضرت مولانا حامد حسن صاحب قادری

روزہ طاعت ہے ساری قوموں میں
ہوں عرب یا کہ ہندی و چینی
حکمتیں اس میں سب نے مانی ہیں
خواہ وہ دُنیوی ہوں یا دینی
ہے مگر مغربی اثر جن پر
ان کو ہے تلخ اس کی شیرینی
آہ! ان بندگانِ دُنیا نے
چھوڑی عقبےٰ کی مصلحت بینی
اب یہ عقلِ سلیم سے پوچھو
خارکاری ہے یہ کہ گُل چینی
ان کی محفل میں دیکھئے جا کر
مرگِ دین و حیات بے دینی
ساقیانِ حسینِ روزہ شکن
لئے نقل و شراب کی سینی
قاب ہائے طعامِ گونا گوں
جام بلّور و کاسۂ چینی
ہاں، ذرا احتیاط رکھئے گا
نہ پڑے آپ کو بھی وال پینی

وائے! اے بے خبر ز حکمتِ صوم
تا بکے ایں مآل ..... تا بینی
موت ہے روح کی یہ خندہ دلی
رنگ لائے گی کیا یہ رنگینی
روزہ ہے اک غذائے روحانی
یہ غذا تو نے روح سے چھینی
روزہ ہے شکرِ نعمت رزّاق
ترکِ روزہ ہے کافر آئینی
کب تک اے بندۂ شکم کب تک
شیوۂ کافری و بے دینی
خیز از مجلسِ شراب و کباب
تا کہ در اعتکاف بنشینی
بیں چہ فرمود آں شہِ لولاک
خوشہ از خرمنش اگر چینی
بے غذا بود و گفت یُطعِمُنی
ماند بے آب و گفت یَسقِینی
سُنتے سعدی سے حکمتِ روزہ
جن کی مرات میں ہے شیرینی

اندروں از طعام خالی دار
تا در و نورِ معرفت بینی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

استفتاء

مولانا عبدالعزیز صاحب مزنگ لاہور

کیا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم رتبہ میں مساوی ہیں، جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

یا ان کے مدارج میں کچھ فرق ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اصحاب ثلثہ سے افضل سمجھنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا

(۱) مولانا امجد علی شاہ صاحب بہار شریعت حصہ اول میں فرماتے ہیں۔ بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوق الٰہی جن و انس و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر فاروق اعظم پھر عثمان پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو صدیق اکبر یا فاروق (ظہر) رضی اللہ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے۔

(۲) فاضل بریلوی برد اللہ مضجعہ ردالرفقہ میں بحوالہ فتح القدیر ص ۳۴۸ ج ۱ و مجمع الانہر وغیرہ کتب عدیدہ سے ناقل من فضل علیاً علیہ فھو مبتدع۔ رافضی اگر مولیٰ علی کو سب صحابہ کرام سے (رضوان اللہ علیہم اجمعین) افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے (ملخصاً)

(۳) سیدنا و امامنا الاعظم المفخم کی فقہ اکبر اور اس کی شرح از ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری ص ۱۷۶ و نور نظم از امام حماد ابن امامنا الاعظم متوفی ۱۷۶ھ و ابو المنتہی لاحمد بن محمد متمم ۱۳۹ھ میں ہے افضل الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم او بعد النبیین او بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان بن عفان ثم علی ابن ابی طالب (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

وصایا شریف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جس کو آپ نے اپنے آخری لمحات میں فرمایا، مطبع مجتبائی ۱۳۰۶ھ ص ۵ بسعی مولانا وکیل احمد سکندر پوری نقر بان افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) لقولہ تعالیٰ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنۃ النعیم۔

غنیۃ الطالبین منسوب بہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں ہے۔ افضل الائمۃ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم

شرح عقائد نسفی مجتبائی ص ۱۰۱ و خیالی معہ حاشیہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی ص ۱۴۲ میں ہے افضل البشر بعد نبینا (والاحسن ان یقال بعد الانبیاء) ابو بکر الصدیق ثم الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہذا فی مبزان العقائد ص ۱۳۲ لشاہ عبدالعزیز دہلوی

اسی طرح مفتی محمد سعد اللہ نے حاشیہ المابرہنہ بحوالہ شرح المواقف لکھا ہے اور علامہ کمال بن ہمام نے مسامرہ شرح مسامرہ لزین الدین قاسم حنفی مطبوعہ مصر ص ۲۶۵ ۲۶۸ بحوالہ کتب حدیث صحاح مفصل بیان فرمایا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے مالابدمنہ ص ۱۵ میں فرمایا ہے

"باجماع صحابہ و نصوص ثابت است کہ ابو بکر افضل اصحاب است پس عمر، پس اصحاب ابو بکر را افضل دانست باید بیعت کردند و باشارہ ابو بکر بر خلافت عمر بنا بر فضل او اجماع آمدند و بعد عمر در صحابہ مشورہ کردہ عثمان را افضل دانستہ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بر خلافت او اجماع کردند و باو سے بیعت
نمودند و بعد عثمان ہمہ از مہاجرین و انصار کہ
در مدینہ بودند بعلی مرتضیٰ بیعت کردند رضی
اللہ عنہم ۔

مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

" امام برحق و خلیفہ مطلق بعد از حضرت خاتم الرسل
علیہ و علیہم الصلاۃ والتسلیمات ابوبکر الصدیق
رضی اللہ عنہ بعد از ان حضرت عمر فاروق است بعد
ازاں عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم " (مکتوب ۶۷ دفتر دوم)

شیخ موصوف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرماتے ہیں ،

" جو مجھے شیخین پر فضیلت دے میں اس کو (حد
افترا کے) دُرے ماروں گا " (مکتوب ۹۹ ص ۳۰۰)

اور مجدد صاحب فرماتے ہیں :

" کسیکہ حضرت امیر را افضل از صدیق اکبر رضی
اللہ عنہ گوید از جرگہ اہلسنت می برآید " (دفتر اول ص ۹۲)

کتب اہل سنت والجماعت میں مسطور ہے کہ :

" افضلیت خلفائے راشدین بترتیب خلافت
ہے " (تاریخ خلفاء وغیرہ مکتوب ۱۷ ص ۳۹)

یعنی سب سے پہلے خلیفہ (باتفاق تینتیس ہزار صحابہ) ۳۳۰۰۰
ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان پھر حضرت
علی رضی اللہ عنہم ۔ (مکتوبات شریفہ ص ۲۶۶)

جو ان کو برابر جانے وہ فضول ہے چنانچہ مکتوب نمبر ۲۶۶
ص ۳۳۱ میں ہے :

" و آنکہ ہمہ را برابر داند و فضل یکے بر دیگرے
نفولی انگارد و بو الفضول است عجب بو الفضولی
کہ اجماع اہل حق را فضول داند " انتہی

قولہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء
خیرا من ابی بکر (ص ۱۵۸ مکتوبات شریف)

قول عبد الرزاق از اکابر شیعہ سے :

أفضل الشیخین بتفضیل علی رضی اللہ
(مکتوب ۲۲ ص ۶۲/۶۳)

مکتوب ۲۰۲ ص ۳۳۳ میں ہے :

" تمام صحابہ سے صدیق اکبر افضل ہیں اس پر اجماع
صدر اول ہے اور یہ اجماع قطعی ہے جس میں
انکار کو دخل نہیں " ص ۱۳۳

صحت، قوت اور مسرت کا سرچشمہ
ایک سو سات ادویات کا نچوڑ
عرق مارالنجم عنبری اصلی

اصلی بیش قیمت اجزا اور خوش ذائقہ اور فرحت بخش پھلوں اور دیسی
نادر و نایاب جڑی بوٹیوں کا نفیس و لذیذ مشروب حیاتین
(وٹامنز) سے بھرپور، طب یونانی کا یہ نادر عرق تیار ہو گیا ہے۔
صحت کو بحال رکھتا ہے۔ قوت باہ اور اعضاء
رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔
طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے واسطے نعمت
غیر مترقبہ ہے، مرد اور عورت کے واسطے ہر موسم میں یکساں مفید ہے
قیمت فی بوتل سہ آتشہ دس روپیہ، ۲ آتشہ چھ روپیہ
حکیم مظفر علی، نقشبندیہ دواخانہ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ایمان کو تازہ کرنے والی کتابیں

خدا شوق دے تو ضرور پڑھیں

فہرست (۱)

(۱) **کوکبۂ غزوہ بدر**

از الحاج بخشی مصطفےٰ اعلیٰ خاں صاحب مہاجر مدنی

اسلام کے اولین جہاد کے واقعات اور تمام شرکائے جہاد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بڑی تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ ——— قیمت تین روپیہ

(۲) **جواہر المناقب**

از الحاج بخشی مصطفےٰ اعلیٰ خاں صاحب مہاجر مدنی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فضائل و مناقب اور ان کی فاتحہ ماہِ رجب کے متعلق ایک لاجواب تحقیقی رسالہ۔

قیمت ۲۵ پیسے

(۳) **سُبحۂ اصحابِ بدر**

از الحاج بخشی مصطفےٰ اعلیٰ خاں صاحب مہاجر مدنی

اصحاب شرکائے بدر رضوان اللہ تعالےٰ اجمعین کے اسمائے مبارک ختم شریف ماہ رمضان المبارک میں اور دیگر مواقع پر فاتحہ میں پڑھنے کے لئے مختصر جیبی کتاب۔ قیمت دو روپیہ

(۴) **تحفۂ شاہ جماعت رضی اللہ عنہ**

ارشاد فرمودۂ اعلیٰ حضرت قبلۂ عالم امیر ملت رضی اللہ عنہ بیعت طریقت کے اثبات میں مدلل رسالہ۔ قیمت ۲۵ پیسے

(۵) **یارانِ طریقت**

ارشاد فرمودۂ اعلیٰ حضرت قبلۂ عالم امیر ملت رضی اللہ عنہ پیر اور پیر بھائی کی محبت و خدمت کے متعلق بے نظیر رسالہ۔

قیمت ایک [illegible]

(۶) **صحبت کا اثر**

ارشاد فرمودۂ اعلیٰ حضرت قبلۂ عالم امیر ملت رضی اللہ عنہ قیمت ۴۰ پیسے

(۷) **حقیقتِ گیارھویں**

گیارھویں کی حقیقت اور اس کے جواز پر کتاب و سنت اور اقوال آئمہ کی روشنی میں بحث کی گئی ہے اور مخالفین و منکرین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے اخیر میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح عمری لکھی گئی ہے (قیمت پچاس پیسے) پہلا ایڈیشن ختم زیر طبع

(۸) **گنجِ سعادت**

دعا اور اس کی اجابت میں بسط و تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے اور ادعیہ ماثورہ اور معمولات بزرگانِ دین اور بعض حاجات ضروریہ کے واسطے مجرب و زود اثر تعویذات بھی درج ہیں۔

(قیمت ایک روپیہ، پہلا ایڈیشن ختم، دوسرا زیر طبع)

(۹) **البرہان الجلی علیٰ نفی ظل النبی**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مجسم ہونے اور آپ کے سایہ کی نفی پر مدلل کتابچہ ہے۔ قیمت ۲۵ پیسے

(۱۰) **رسی حرفی (پنجابی)**

محدث علی پوری قدس سرہٗ کی شان اور پند و نصائح میں یہ سی حرفی پنجابیوں کے واسطے ایک عمدہ تحفہ ہے۔ قیمت ۱۰ پیسے

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ ماہنامہ "انوار الصوفیہ" کوٹ عثمان خاں قصور

۲۔ مکتبہ فریدی، اردو کالج، اردو روڈ کراچی ۱۴

۳۔ دفتر انجمن خدام الصوفیہ کراچی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سوال جواب

ایڈیٹی

سوال: کیا جمعہ فوجوں کی لائنوں میں پڑھنا جائز ہے کہ نہیں کیونکہ ہر ایک فوج میں یا اس کے سفروں میں باقاعدہ مسجد ہوتی ہے۔ اور امام بھی مقرر ہوتا ہے۔ پنجوقتہ باجماعت نماز ہوتی ہے جمعہ بھی پڑھا جاتا ہے اور تقریر بھی ہوتی ہے۔

(ممتاز علی خاں ایبٹ آباد)

جواب: فوج کی لائنوں میں اگر جمعہ پڑھا جائے تو جائز ہے کیونکہ چھاؤنی توابع شہر سے ہے اور توابع شہر میں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ غیر فوجیوں کو اگر وہ باہر سے آکر وہاں جمعہ پڑھیں تو ان کو روکا نہ جائے۔ یہ حکم چھاؤنیوں کا ہے ورنہ بحالت سفر جمعہ فرض نہیں ہے۔ ظہر باجماعت ادا کرنی اولیٰ والسابع الاذن العام من الامام وھو تحصیل بفتح الابواب الجامع للوافدین۔ (درمختار ج ۱ ص ۱۱۲)

ترجمہ: ساتویں شرط صحتِ جمعہ کے واسطے امام کی طرف سے اذن عام ہے اور وہ اندر آنے والوں کے واسطے جامع کے دروازوں کو کھول دینے سے حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال: جمعہ کی کتنی رکعت پڑھنی چاہئیں؟ اور وہ کیا نیت کر کے پڑھی جاتی ہیں؟ (ممتاز علی خاں ایبٹ آباد)

جواب: جمعہ جب اس کے واسطے شرائط ادا اور شرائط وجوب پائی جائیں تو یہ ایک مستقل نماز ہے۔ نماز ظہر کا بدل نہیں وھی فرض عینی یکفر جاحدھا بثبوتھا بالدلیل القطعی کما فصلہ الکمال وھی فرض مستقل اکد من الظھر ولیست بدلہ۔ (درمختار ص ۱۰۹)

اس میں دو رکعتیں فرض ہیں، اس سے پہلے چار رکعت سنت اور اس کے بعد چار یا دو رکعت سنت اور پھر دو نفل پڑھتے ہیں۔ جمعہ کو جمعہ کی نیت سے ادا کیا جائیگا۔ اور آپ حضرت قبلۂ عالم امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ کے مطابق جتنی رکعتیں پڑھتے ہیں۔ صحیح ہیں۔ احتیاط الظہر کے ثبوت کے واسطے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مزنگ، لاہور کا اس رسالہ میں مضمون شائع کیا گیا ہے اس کو پڑھ کر تسلی کر لیں۔

سوال: مسجد میں جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمہ ہے۔

سوال: بعض لوگ مسجد میں پگڑی بیٹھ کر باندھتے ہیں کیا یہ ٹھیک ہے؟

(ریاض احمد سیالکوٹ)

جواب: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کشف الالتباس میں لکھتے ہیں کہ دستار کھڑے ہو کر باندھنی چاہیئے اور شلوار بیٹھ کر پہننی چاہیئے، آگے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کا عکس کرے گا اس کو اللہ ایسی مرض میں مبتلا کریگا جس کا کوئی علاج نہیں ہوگا۔ مسجد میں پگڑی بیٹھ کر باندھنے کی کوئی اصل نہیں۔

سوال: مسجد میں جمعرات کے دن چراغ جلانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کوئی وجہ نہیں۔

جس طرح جمعرات میں رات کے وقت نمازوں کے اوقات میں مسجد میں چراغ جلانا موجب ثواب اور مستحسن ہے اسی طرح دوسرے ایام میں بھی۔ جمعرات کی کوئی تخصیص نہیں اور یہ بھی جان لیں کہ (صفحہ ۴۳ پر)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

احباب کے خطوط اور ان کے جواب

صوفی بنیاد علی صاحب منڈی پھلور دن

محترمی مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، میں کیا عرض کروں جب رسالہ "انوار الصوفیہ" دیکھتا ہوں تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے، اور دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ اے مولا کریم اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہمارے اس رسالہ "انوار الصوفیہ" کو جو حضرت قبلۂ عالم علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار ہے بام عروج پر پہنچا دے، اور پاکستان کے بلند پایہ رسالوں کے مقابلہ میں ہر شخص ہمارے رسالہ کو پسند کرے۔"

جناب صوفی بنیاد علی صاحب، وعلیکم السلام: آپ نے رسالہ "انوار الصوفیہ" کے حق میں اپنے جن تاثراتِ قلبیہ کا اظہار فرمایا ہے ادارہ خلوصِ قلب سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہے، نیز آپ نے اب تک رسالہ انوار الصوفیہ کی توسیعِ اشاعت کیواسطے جو مساعی جمیلہ فرمائی ہیں اور فرما رہے ہیں اس لئے بھی ادارہ آپ کا بہت مشکور ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر جزیل اور دین و دنیا کی سعادتوں سے بہرہ مند کرے، آمین (ادارہ)

صوفی عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی جماعتی، لائل پور

السلام علیکم! انوار الصوفیہ کی نئے سرے سے احیا اور ترقی دیکھ کر بیحد مسرت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ بہ خیر دے آمین یہ ناچیز آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ آپ کی ہمت اور استقامت میں بلندی عطا فرمائے اور یاران طریقت کو اس کی امداد کے لئے توفیق عطا فرمائے (گوہر)

جناب صوفی صاحب وعلیکم السلام! آپ کی اس ذرہ نوازی کا شکریہ، آپ کے ارشاد کے مطابق تین خریداروں کے نام رسالہ وی پی کر دیا گیا ہے۔ شکریہ، اللہ تعالیٰ آپکو مزید رسالہ کی توسیع میں کوشاں رہنے کی توفیق دے، آمین (گوہر)

جناب قاضی شمس الدین صاحب شمس سیالکوٹ

محترمی و مکرمی جناب گوہر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، رسالہ پہنچا جس کے مطالعہ سے دل میں ایک کیفیت طاری ہو گئی حضور قبلۂ عالم کی توجہ خاص سے اس کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی نصیب ہو اور آپکی سعی اور جد وجہد میں مزید اضافہ کرے، میں نے اسی لئے ماسٹر صاحب مرحوم کی زندگی ہی میں آپ کو اس کی ادارت لینے کے لئے اکثر عرض کیا تھا لیکن اس وقت درگزر کرتے رہے لیکن آخر وہی ہوا جو ہونے والا تھا۔ اور گوہر کے جوہر اسی رسالہ کے ذریعہ کھلنے والے تھے۔ مبارک ہو، اللہ تعالیٰ آپ کے عزائم و معلومات دینی میں برکت دے، (امین)

برادرِ محترم شمس صاحب وعلیکم السلام!

یہ آپ کا حسنِ ظن ہے ورنہ یہ حقیر جو کچھ ہے وہ واضح ہے حضرت صاحب امیر ملت رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے جو یہ کام، عظیم الشان اس ناچیز سے ہو رہا ہے، آپ کی دعاؤں کا شکریہ آپ کی مرسلہ نعتیں اسی لفافہ سے مل گئی ہیں، آپ نعتیں ارسال کرنے میں اتنی دیر نہ کیا کریں اگر اس اشاعت میں شائع ہو گئی تو ہو گئی ورنہ آئندہ شمارہ میں چھپوا دی جائیں گی۔ والسلام

(گوہر)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سانحہ ارتحال : ہمارے کرم فرما، یار طریقت جناب صوفی غلام رسول صاحب زرگر منگلا مارکیٹ نارووال سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ماہ جولائی ۱۹۶۰ء میں ان کا لڑکا فوت ہو گیا تھا۔ قارئین کرام سے استدعا ہے کہ وہ مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کریں اور جناب غلام رسول صاحب اور مرحوم کی والدہ کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے، آمین

ادارہ انوار الصوفیہ جناب غلام رسول صاحب سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

دعائے صحت : ہمارے یار طریقت حاجی شیخ مشتاق احمد صاحب قصور ایک عرصہ سے خالج کا شکار ہو کر لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں، جملہ قارئین اپنے مخصوص اوقات ذکر و فکر اور عبادت میں ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حلقہ ذکر منڈی پھلروان : ہر جمعرات کو صوفی شرکت علی صاحب کلاتھ مرچنٹ کے مکان پر ہوتا ہے، یارانِ طریقت ذوق و شوق سے حاضر ہوتے ہیں، ختم خواجگان شریف پڑھا جاتا ہے اور پھر حلقہ ذکر ہوتا ہے اور تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔

روئیداد حلقہ ذکر ملتان : حسب الارشاد عالیجناب سرکار علی پوری مدظلہم بر مکان حافظ محمد صدیق انور امیر حلقہ ملتان بروز جمعہ بعد نماز مغرب ہوتا ہے۔ ماہ دسمبر میں بھی حسب دستور ہوا۔ ختم خواجگان و ختم مجددیہ و معصومیہ پڑھے گئے، کثرت سے یارانِ طریقت نے ذوق و شوق کے ساتھ شرکت فرمائی حضرت پیر سید قبلہ شاہ ولی محمد صاحب مدظلہ شاہ آبادی تشریف لائے اور حلقہ ذکر کرایا، نعت خوان صاحبان نے نعت خوانی کی۔ صوفی بنیاد علی، پھلروان والے ایک شادی میں شرکت کے لئے آئے تھے، انہوں نے ختم شریف میں شمولیت کی اور نعت خوانی سے یارانِ طریقت کو مسرور کیا حافظ صاحب نے شجرہ پڑھا اور ختم شریف پڑھا گیا۔ صاحب خانہ کے علاوہ حاجی امجد علی صاحب اور بابو منشاد علی صاحب پروفیسر مٹھائی لے کر آئے تھے۔ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں آئے ہوئے تھے۔ تمام متبرک،

یارانِ طریقت حاضرین کو تقسیم کیا گیا۔ اور بڑے عجز کے ساتھ حضور قبلہ عالم پناہ روحی فداہ مدظلہم العالی کی صحت سلامتی کے لئے اور ادارہ انوار الصوفیہ کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب پاک کے قبول فرمائے، آمین ثم آمین،

(المرسل حاجی عبد الحمید جلالی سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ ملتان)

ارتحال : نئی بستی آگرہ سے جناب مہدی حسن صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ جنوری ۱۹۶۱ء میں حضرت مولانا تاج الدین صاحب میر حلقہ اور خلیفہ مجاز حضرت الحاج مولانا شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب علی پوری مدظلہم کا جمعرات کے روز بچہ پھر اس کے ایک دن بعد جمعہ کے روز ان کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ قارئین رسالہ سے استدعا ہے کہ ان دو مرحومین کے واسطے دعائے استغفار کریں۔

ادارہ انوار الصوفیہ حضرت مولانا سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے فرزند اور آپ کی والدہ کو جنت میں جگہ دے، آمین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ایک ضروری اطلاع : حضرت الحاج مولانا حافظ نور احمد صاحب قصوری مدظلہم العالی کو بھارت جانے کے واسطے ابھی تک ویزا نہیں ملا۔ اس لئے علی پور شریف کے عرس سے پہلے ان کے بھارت آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

یہ اطلاع بھارت کے بعض یاران کے استفسارات کے جواب میں شائع کی گئی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں، ورنہ تعمیل نہیں ہو گی۔

کئی دوستوں کا رسالہ واپس آجاتا ہے اس لئے کہ انہوں نے مکان تبدیل کر لیا ہے، مہربانی فرما کر جب مکان یا شہر تبدیل کریں تو اپنے نئے پتہ سے ہمیں اطلاع دیں۔

رسالہ کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا ہر یار طریقت کا فرض ہے (ایڈیٹر)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

شکریہ

اس ماہ میں مندرجہ ذیل احباب اور بزرگوں نے رسالہ کی توسیع اشاعت میں سعی فرمائی، ادارہ ان کا خلوصِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے ؛

جناب اختر سلطان صاحب صاحبزادہ حافظ نور احمد صاحب قصور اخریدار

جناب صوفی غلام محمد صاحب حیدر آباد سندھ ۲ خریدار

جناب حاجی شکر محمد صاحب سیر پور ۳ ؍؍

جناب صوفی بنیاد علی صاحب ۶ ؍؍

مولانا الحاج صوفی محمد طاہر صاحب نقد چندہ مبلغ تیس ۳۰ روپے بدست حضرت مولانا آلِ حسن صاحب سنبھلی ارسال فرمایا۔

جناب محمد اقبال صاحب انور قصور اخریدار

جناب خوشی محمد صاحب اقبال نگر ۲ ؍؍

ایک خریدار کا بمد زکوٰۃ چندہ ادا کیا۔ جو طالب علم نور محمد نشتگری کے نام رسالہ جاری کیا گیا۔

جناب حافظ نور احمد صاحب متعلم مدرسہ نقشبندیہ قصور۔ ۲ خریدار

خوش خبری

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز کسی روحانی یا جسمانی بیماری میں مبتلا ہو تو آپ ہمارے پاس تشریف لائیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت ہوگی، ہیجراں، گھبیر، آشوب چشم، ال چشم، خونی و بادی بواسیر، دمہ دم کشی، تلی، احتلام، جریان، درد ہر قسم کمزوری، نامردی، بے اولادی یا اولاد نہ زندہ نہ رہنا یعنی اٹھرا، بچوں کے سوکھے اور جن، آسیب، مرگی وغیرہ کا روحانی علاج کیا جاتا ہے۔ تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں۔

عامل حاجی حکیم سید فضل حسین شاہ مہاجر فرید کوٹی حکیم حاذق مسجد راجاں والی، کوٹ عثمان خاں قصور

اخبار

آستانہ عالیہ علی پور شریف

زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، حجۃ الکاملین، افضل الاماثل مولانا الحاج حضرت سراج الملت، پیر سید محمد حسین شاہ مدظلہم العالی چک ۶ جنوبی میں مقیم ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ اب صحت اچھی ہے۔ مولانا الحاج صاحبزادہ علامہ حافظ سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی چک ۴۷۹ خورد میں رونق افروز ہیں۔

مولانا الحاج عارف نوجوان حضرت معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی اور مولانا الحاج حافظ پیر سید انور حسین شاہ صاحب اور مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب اور مولانا الحاج پیر شبیر حسین شاہ صاحب، اور مولانا الحاج پیر سید اولاد حسین شاہ صاحب اور مولانا الحاج پیر سید احمد حسین شاہ صاحب و دیگر جملہ صاحبزادگان مدظلہم العالی آستانہ عالیہ علی پور شریف رونق افروز ہیں۔ آستانہ عالیہ میں ہر طرح سے خیر و عافیت ہے۔

اللہ کریم آستانہ عالیہ کو ہمیشہ خوش و خرم اور سرسبز و شاداب اور آباد رکھے اور فیض کا یہ چشمہ تا یوم قیامت تشنگانِ روحانیت کو سیراب کرتا رہے۔ (آمین ثم آمین)

یہ سُرخ نشان اس امر کی واضح دلیل ہے کہ اب تک آپ کا چندہ وصول نہیں ہوا۔

ادارہ نے آپ کو یہ اطلاع غیر معمولی تاخیر کے بعد دی ہے اُمید ہے کہ آنجناب اس جانب توجہ مبذول فرما کر آج ہی بذریعہ منی آرڈر سالانہ چندہ مبلغ ۵ روپیہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

(ایڈیٹر)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

Regd. No. L. 7478 FEBRUARY 1961

The Monthly
ANWAR-UL-SOOFIA

مطبوعہ
لاہور آرٹ پریس
عا. انارکلی. لاہور

جناب حافظ نور احمد صاحب

خوشخبری

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز کسی روگ
بیماری میں مبتلا ہو تو آپ ہمارے پاس تشریف لائیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
صحت ہوگی، ہیجڑا، گھیہ، آشوب چشم، ال چشم، خونی و بادی بواسیر، دمہ
دم کشی، تلی، احتلام، جریان، درد ہر قسم کمزوری، نامردی، بے اولادی
یا اولاد نہ زندہ نہ رہنا یعنی اکھڑا بچوں کے سوکڑے اور جن، آسیب، مرگی
وغیرہ کا روحانی علاج کیا جاتا ہے۔ تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں۔

عامل حاجی حکیم سید فضل حسین شاہ مہاجر فرید کوٹی حکیم حاذق

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain